REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R. N. 61 /57 -

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ⁂ نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم ⁂ وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

جلد ۳۸ — POSTEL REGISTRATION NO. PG. D. P. 6 — شمارہ ۶

ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ

ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر:- عبد الحق فضل

نائب:- قریشی محمد فضل اللہ

شرح چندہ
سالانہ ۶۰ روپے
ششماہی ۳۰ روپے
ممالک غیر ... بذریعہ ہوائی جہاز ...
فی پرچہ ایک روپیہ پچیس پیسے

The Weekly "BADR" Qadian. 143516.

ہفت روزہ بدر قادیان

۲ رجب ۱۴۰۹ ہجری — ۹ تبلیغ ۱۳۶۸ ہش — ۹ فروری ۱۹۸۹ء

اخبار احمدیہ

قادیان ۸ تبلیغ فروری سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کے بارہ میں ملنے والی تازہ ترین اطلاع مظہر ہے کہ حضور پرنور اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیر و عافیت ہیں اور مہمات دینیہ کے سر کرنے میں ہمہ تن مصروف ہیں الحمد للہ۔

احباب کرام التزام کے ساتھ اپنے پیارے آقا کی صحت و سلامتی درازیٔ عمر اور مقاصد عالیہ میں کامیابی کے لئے درد دل سے دعائیں کرتے رہیں۔

٭ مقامی طور پر محترم ملک صلاح الدین صاحب ایم اے قائمقام امیر مقامی اور درویشان کرام و احباب جماعت بفضلہ تعالیٰ خیر و عافیت سے ہیں۔

خطبہ جمعہ

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تقویٰ پر اتنا زور دیا ہے کہ جہاں تک میرا علم ہے

تمام گذشتہ علماء اور فقہاء نے کبھی تقویٰ پر اتنا زور نہیں دیا جتنا آپ نے دیا ہے

تقویٰ کے مضمون پر زور دیا اور بار بار اس کو مختلف پہلوؤں سے جماعت کے سامنے رکھا

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ ۹ فتح (دسمبر) ۱۳۶۷ ہش / ۱۹۸۸ء بمقام مسجد فضل لندن

مکرم منیر احمد صاحب جاوید مبلغ سلسلہ دفتر پی۔ ایس لندن کا مرتب کردہ یہ بصیرت افروز خطبہ جمعہ ادارہ بدر کلیتاً اپنی ذمہ داری پر ہدیۂ قارئین کر رہا ہے۔ ——— (ایڈیٹر)

تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:-

دنیا میں جتنے بھی علوم اور ان کے شعبے ہیں وہ ترقی کرتے ہوئے ایک دوسرے کے قریب تر ہوتے چلے جاتے ہیں اور بظاہر آغاز میں اُن کا ایک دوسرے سے کوئی واضح اور گہرا تعلق دکھائی نہیں دیتا لیکن جب انسان ان پر غور کرتا ہے اور مزید معلومات حاصل کرتا چلا جاتا ہے اور ان معلومات کو ترتیب دیتا چلا جاتا ہے تو رفتہ رفتہ وہ علوم ترقی کرتے ہوئے

پہاڑوں کی چوٹی

کی طرح بلند ہوجاتے ہیں اور وہ چوٹیاں ایک دوسرے سے ملنے لگتی ہیں۔ سائنسی اصطلاح ہیں، مختلف مضامین کے غور و فکر کے نتیجے میں یہ آپس کا علمی اتحاد ایک ایسی چیز ہے جسے کوئی ذی شعور نظر انداز نہیں کرسکتا۔ چنانچہ فزکس اور حساب دو الگ الگ علوم ہیں۔ ایک فرضی علم ہے یعنی حساب۔ اس کا ہندسوں سے اور تصورات کی دُنیا سے اور منطقی دنیا سے تعلق ہے۔ اور فزکس مشاہدے کا نام ہے۔ اور ایک خاص قسم کے زاویۂ نظر سے بعض امور میں مشاہدے کا نام ہے۔ کیمسٹری بھی مشاہدے کا نام ہے اور ایک خاص طرز نگاہ کے ساتھ بعض خاص حصوں کے مشاہدے کا نام ہے یعنی مادے کے بعض خاص حصوں کے اور اس کی خاص طرز عمل کے مشاہدے کا نام ہے۔ یہ الگ الگ مضامین ہیں۔ ایک اور الگ مضمون ہے۔ وہ بھی زاویۂ نظر بدلتا ہے۔ اگرچہ ان سب علوم میں جو مادی دنیا کے مشاہدے کے علوم ہیں۔ ایک علم دوسرے کے اندر سرایت کرتا ہوا دکھائی دیتا ہے اور کوئی مادہ بھی بعینہٖ کسی ایک مضمون سے تعلق نہیں رکھتا بلکہ ہر مادہ فزکس کے بعض مظاہر بھی اپنے اندر رکھتا ہے اور کیمسٹری کے بعض مظاہر بھی رکھتا ہے اور ضروری نہیں کہ بائیالوجی کے بعض مظاہر اپنے اندر رکھے لیکن بعض مادے بائیالوجی کے بعض مظاہر بھی اپنے اندر رکھتے ہیں لیکن جوں جوں آپ ان علوم میں ترقی کرتے چلے جائیں، آپ یہ محسوس کرتے چلے جاتے ہیں کہ ایک دوسرے سے تعلق زیادہ گہرا اور گہرا ہوتا چلا جاتا ہے یہاں تک کہ

آخری سطح پر جا کے ہر چیز ایک نے کھائی دینے لگتی ہے

آئن سٹائن نے جو FIELDS کی وحدت کا تصور پیش کیا اور جس پر ڈاکٹر عبدالسلام صاحب نے بھی بہت کام کیا، وہ بھی دراصل اسی وحدت کے تصور کا ایک اظہار ہے۔ مختلف علوم کی دہار، وضاحت نہیں کی گئی لیکن یہ بحث اٹھائی گئی ہے کہ دنیا میں چار بنیادی طاقتیں ہیں، جن سے تمام علوم پیدا ہوتے ہیں، یعنی وہ چونکہ محرکات ہیں اور تمام کائنات میں وہ چار قوتیں ایسی ہیں جن کے آپس کے ردعمل سے یا مادے کے ساتھ ان کے ردعمل کے نتیجے میں مختلف چیزیں ظہور میں آتی ہیں تو کائنات کے جتنے بھی منازل ہیں۔ مادے کی جتنی بھی شکلیں اور ان کی طرز عمل ہے۔ وہ ساری چیزیں ان چار قوتوں کے ساتھ متعلق ہوتی ہیں۔ اور یہ چار قوتیں سائنس دانوں کے نزدیک دراصل چار نہیں بلکہ

ایک ہی قوت کے مختلف مظاہر ہیں

تو بالآخر توحید کامل تک انسان پہنچ جاتا ہے۔ اور کسی زاویہ نظر سے بھی کائنات کا، خدا کی مخلوقات کا مشاہدہ کریں، بالآخر توحید تک پہنچنا ایک لازمی امر ہے۔ ان کو ابھی رستے معلوم نہیں ہو سکے۔ چار قوتوں کے تین ہونے کی سمجھ تو آچکی ہے، تین کے دو ہونے کی ابھی نہیں آئی، دو ایک کیسے سمجھی جائیں گی، اس کا بھی ابھی تک پتہ نہیں چلا لیکن یہ یقینی ہے کہ آخری صورت میں ایک ہی قوت ہے جو کارفرما ہے۔ باقی سب اس کے مختلف مظاہر ہیں۔ دینی علوم میں بھی یہی حال ہے۔ دین کی ہر شاخ، دین کا ہر پہلو، اگر آپ نظر غائر سے دیکھیں، تدبر اور فکر کی نگاہ سے غور کریں تو وحدت کی طرف لے کر جاتا ہے اور اس میں بھی مختلف منازل آپ کو دکھائی دیں گی، مختلف مقامات ہیں اور درجے ہیں۔ جوں جوں کوئی دینی علم یا کسی دینی شعبے کے علم کا آپ کو زیادہ ادراک ہوتا چلا جائے گا، زیادہ گہری نظر عطا ہوتی چلی جائیگی آپ یہ دیکھیں گے کہ وہ دراصل آپ کو

توحید کی طرف لے کے جا رہا ہے

سب سے اہم جو STUDY کہنا چاہیئے یا اردو میں مطالعہ کہتے ہیں سب سے اہم مطالعہ تقویٰ کا ہونا چاہیئے کیونکہ تقویٰ ہمارے دین کی جان ہے اور تقویٰ خود اس وحدت کا نام ہے جو دینی علوم بالآخر اختیار کرتے ہیں۔ کوئی دینی علم کا کوئی شعبہ ایسا نہیں، جو بالآخر آپ کو تقویٰ تک نہ پہنچائے اور تقویٰ آپ کو لازماً وحدت کی طرف لے کے جاتا ہے اور جوں جوں تقویٰ ترقی کرتا ہے غیر اللہ کے تمام نشان مٹاتا چلا جاتا ہے اور بالآخر خدائے واحد کے سوا کائنات میں اور کوئی چیز باقی نہیں رہتی۔ اس لحاظ سے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تقویٰ پر اتنا زور دیا ہے کہ جہاں تک میرا علم ہے، تمام گذشتہ علماء اور فقہاء نے مل کر بھی تقویٰ پر اتنا زور نہیں دیا جتنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی ۸۰ سے کچھ زائد کتب میں

تقویٰ کے مضمون پر زور دیا

اور بار بار اس کو مختلف پہلوؤں سے جماعت کے سامنے رکھا۔ میں تقویٰ کے سلسلے میں آج ایک خاص نقطۂ نگاہ سے دو تین امور آپ کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں۔ تقویٰ ایک تو وہ ہے جو دینی علوم کے مطالعہ سے حاصل ہوتا ہے اور ایک تقویٰ وہ ہے جو انسانی فطرت میں نقش کر دیا گیا ہے اور اس تقویٰ کے حوالے کے بغیر آپ اگلا سفر نہیں کر سکتے۔ اس لئے جب تک پہلے آپ کے دل کے اندر تقویٰ پیدا نہ ہو یعنی دل کا تقویٰ آپ کو معلوم نہ ہو کہ وہ کیا ہے اور جب تک آپ اس دروازے سے اگلی راہ میں داخل ہونے کی کوشش نہ کریں، تقویٰ کی تمام راہیں آپ پر بند رہیں گی۔ قرآن کریم فرماتا ہے کہ صرف انسان ہی نہیں بلکہ ہر ذی روح کو ہم نے تقویٰ بخشا اور اس کے ساتھ اس کے فجور کی راہیں بھی اس پر روشن کر دیں۔ جیسا کہ فرمایا

فَأَلْهَمَهَا فُجُورَهَا وَتَقْوٰهَا ٥

(سورۃ الشمس آیت ۹)

ہم نے ہر ذی روح پر، ہر نفس پر تقویٰ کا بھی الہام کیا اور اس کے فجور کا بھی الہام کیا۔ یعنی ہر ذی روح کی فطرت میں تقویٰ کی راہیں بھی نقش کر دی گئیں جو انمٹ ہیں اور فجور کا علم بھی نقش کر دیا گیا جو انمٹ ہے اس میں انسان مخصوص اور الگ نہیں ہے بلکہ دراصل انسان کو تقویٰ کے جس مقام تک خدا نے پہنچایا ہے، اس کے لئے ایک بہت لمبا تیاری کا سفر تھا جو حیوانی زندگی کے ذریعے انسان نے اپنی ادنیٰ حالتوں میں اختیار کیا اور پھر جب انسان کے مقام تک زندگی پہنچی تو اس وقت تک یہ تقویٰ نہ صرف گہرے طور پر منقش تھا۔ بلکہ ترقی کرتا رہا ہے اور وسیع تر ہوتا چلا گیا ہے اور اس کو عام دنیا کی اصطلاح میں عقل کہا جاتا ہے اور عقل اور سچائی، ان دو کا جو جوڑ ہے۔ ان دو کا ایک دوسرے کے ساتھ جو گہرا رابطہ ہے اور ایک دوسرے سے یہ ترقی کرتے ہیں، یہی مضمون ہے جو انسانی زندگی تک پہنچ کر خوب کھل کر روشن ہو جاتا ہے۔ حیوانی زندگی میں بھی یہ مضمون کارفرما ہے لیکن باشعور طور پر نہیں، سوائے بعض استثنائی مثالوں کے، اور ان صورتوں میں بھی ہم یہ نہیں کہہ سکتے کہ بالارادہ طور پر کسی جانور نے جھوٹ بولا ہے مگر حیوانی دنیا میں آپ کو بعض استثنائی صورتوں کے، جہاں جھوٹ کا دھوکہ معلوم ہوتا ہے، جانوروں کی دنیا میں آپ کو کہیں جھوٹ نہیں دکھائی دے گا اور جانوروں کی دنیا میں جو تقویٰ ان کی فطرت پر خدا تعالیٰ کی طرف سے مرتسم ہو چکا ہے۔ اس کی مثالیں زندگی کے ہر شعبے میں ہر طرف بکھری پڑی ہیں اور بے انتہا ہیں۔ یہاں اس اصطلاح میں تقویٰ سے یہ مراد ہے کہ

جو چیز تمہارے لئے بہتر ہے اسکو اختیار کرو

اور جو چیز تمہارے لئے بد ہے اس کو چھوڑ دو۔ جو چیز تمہارے لئے مفید ہے اسے لے لو۔ جو چیز تمہارے لئے مضر ہے اس سے اجتناب کرو۔ اب آپ یہ دیکھیں کہ بے شمار زندگی کی قسمیں ہیں جن میں جراثیم ہی اتنے زیادہ قسموں کے ہیں کہ ان کا آپ کوئی شمار نہیں کر سکتے، اور اسی طرح INSECTS ہیں۔ ان کی بے شمار قسمیں اور ان کے اندر ہر قسم میں بے حساب اندرونی تبدیلیاں ہیں۔ یہاں تک کہ پھر INDIVIDUAL یعنی ایک شخصیت ایک علیحدہ حیثیت سے ابھرتی ہے۔ ان سب پر قرآن کریم کی اس آیت کا بلا استثناء اطلاق ہوتا ہے۔ ان میں سے ہر ایک کو معلوم ہے کہ میرا تقویٰ کیا ہے اور میرا فجور کیا ہے۔ پہلے دن بطخ کا جو بچہ تالاب میں نکلتا ہے۔ اس کو بھوک لگتی ہے اور وہ چیزوں پر منہ مارتا ہے لیکن کس چیز نے اس کو سمجھایا ہے اور بتایا ہے کہ کونسی چیز کھانی ہے اور کونسی نہیں کھانی۔ وہ بھوکا ہے، اس سے زیادہ اس کو کچھ پتہ نہیں لیکن از خود وہ جو چیزیں اس کے لئے مفید ہیں، ان کو وہ پکڑتا چلا جاتا ہے اور جو چیزیں مفید نہیں ان کو رد کرتا چلا جاتا ہے۔ یہاں تو پھر بھی دماغ کا شبہ کیا جا سکتا ہے کیونکہ کچھ نہ کچھ تو دماغ ہے اگرچہ اس دماغ کی کوئی تربیت نہیں ہوئی۔ کمپیوٹر ہے بغیر پروگرام کے سوائے اس کے کہ جو پروگرام اس کے اندر داخل ہے، اس پروگرام کو سکھانے والا اور اس کو استعمال کرنے والا باہر کا کوئی وجود نہیں ہے جس نے اس کی تربیت کی ہو۔

ہر چیز جو پیدا ہوتی ہے اُس کو اپنی غذا کا علم ہوتا ہے

کہ میرے لئے کونسی چیز مفید ہے اور کونسی مفید نہیں۔ لیکن وہ چیزیں جن کا کوئی دماغ ہی نہیں ہے۔ مثلاً WORMS ہیں۔ بعض کیڑے مکوڑے ہیں جو صرف ایک لوتھڑا سا ہیں اور ان کے اندر یوں معلوم ہوتا ہے کہ سوائے معدے کے نظام کے کوئی بھی اور نظام موجود نہیں۔ ان میں سے بعض ایسے ہیں جن کی آنکھیں بھی کوئی نہیں، کان بھی کوئی نہیں اور ان سب کو پتہ ہے کہ ہم نے کیا کھانا ہے اور کیا رد کرنا ہے۔ وہ ہر چیز پر منہ مارتے ہیں۔ پھر ایک ایسی سی تھیلی سا ہے وہ ذرّہ گذرتا چلا جاتا ہے جس چیز کو وہ رد کرتا ہے اس کو وہ اسی طرح باہر پھینک دیتے ہیں، جس چیز کو اختیار کرنا ہو اس کو وہ قبول کر لیتے ہیں، تو کائنات میں خدا تعالیٰ نے جو عقل اور سچائی ودیعت فرمائی ہے۔ اس کے اتنے مظاہر ہیں کہ ان کا کوئی شمار ممکن نہیں ہے۔ یہی وہ تقویٰ ہے جس نے ترقی کرنی شروع کی اور اسی تقویٰ کے نتیجے میں عقل وجود میں آئی ہے۔ اس لئے ان جانوروں کی مثال سے ہٹ کر میں نیچے اترا یا جہاں ابھی عقل پیدا نہیں ہوئی تھی۔ ان جانوروں کی باتیں شروع کیں تاکہ آپ کو معلوم ہو کہ درحقیقت

تقویٰ کا آغاز سچائی سے

اور اس بات کے شعور سے ہوتا ہے کہ کون سی چیز اچھی ہے اور کونسی بُری ہے۔ جب یہ دونوں چیزیں ایک دوسرے کے ساتھ عمل کرتی ہیں اور تجربہ وسیع ہونے لگتا ہے تو ایک بہت ہی لمبے عرصے میں رفتہ رفتہ ترقی کرتے کرتے زندگی انسان کی منزل کی طرف حرکت کرتی ہوئی آخر وہاں پہنچ جاتی ہے اور وہاں پہنچ کر وہ انسان پیدا ہوتا ہے جس کو پھر خدا اگلے سبق دینے کے لئے الہام کی دوسری شکلیں اس پر نازل فرماتا ہے۔ اور دین میں ان باتوں میں جو موت کے بعد کی زندگی سے تعلق رکھتی ہیں، اُسے تقویٰ اور اُس کے فجور سمجھائے جاتے ہیں۔ اب انسانی تجربہ دراصل انسانی عرصۂ حیات تک محدود نہیں ہے جیسا کہ میں نے آپ کے سامنے کھول کر رکھا ہے؛ انسانی تجربہ تو دراصل حیوانی زندگی کے آغاز سے شروع ہوا ہے اور اربوں سال تک انسان کو اس نالی میں سے گزارا گیا ہے تاکہ وہ سیدھا ہو جائے۔ جس طرح بندوق کی نالی جتنی لمبی ہو، اتنی دیر تک گولی سیدھے رستے پر چلتی ہے۔ جتنی چھوٹی ہو، اتنی جلدی گولی اپنی راہ سے بھٹک جاتی ہے۔ اسی طرح قرآن کریم کی اس آیت سے ہمیں پتا لگا کہ خدا تعالیٰ نے انسان کو سیدھا کرنے کے لئے اتنی لمبی نالی بنائی:

اتنی لمبی نالی بنائی

کہ ساری انسانی زندگی اس نالی سے نکلنے کے بعد یوں لگتا ہے جس طرح کروڑوں میل کی نالی سے نکلنے کے بعد صرف ایک گز باقی زندگی رہ گئی ہے اور انسان کا کمال دیکھیں کہ وہیں سے اس نے کجی شروع کر دی چنانچہ اس آیت کا اگلا حصہ فرماتا ہے:

قَدْ أَفْلَحَ مَنْ زَكّٰهَا ۝ وَقَدْ خَابَ مَنْ دَسّٰهَا ۝

(سورۃ الشمس۔ آیات ۱۰-۱۱)

اتنے لمبے انتظام کے بعد، اتنی تیاریوں کے بعد جب آخر انسان کی منزل پہنچی اور جب براہ راست اُسے ہم نے الہام کرنا شروع کیا اور اُسے بتایا کہ دیکھو جسے ہم تقویٰ کہتے ہیں، اسی میں تمہاری فلاح ہے اور تمہارے فجور کیا ہیں ہم نے تمہیں بتا دیے ہیں، جن کو ہم فجور بتائیں گے ان سے بچنے میں تمہاری فلاح ہے۔ اس کے باوجود وہ تقویٰ کی طاقتوں کو دبا چکا ہے۔ اور فجور کی طاقتوں کو ابھارتا ہے جس نے ایسا کیا وہ ذلیل اور رسوا ہوا اور جس نے اس کے برعکس کام کیا وہ لازماً کامیاب ہوا تو وہ تقویٰ جس کا قرآن کریم ذکر فرماتا ہے، اس کا آغاز تو اربوں سال پہلے سے ہوا ہے۔ اور جب تک اس تقویٰ میں زندگی بے اختیار تھی، اس تقویٰ کو اختیار کرنے پر مجبور تھی، وہ مسلسل ترقی کرتی رہی ہے جب زندگی نے اپنے اختیار سے کام لے کر اس تقویٰ کی راہ کو چھوڑا ہے تو پھر اس کا آخری مقام زندگی کے آغاز کے مقام سے مل جاتا ہے۔ چنانچہ سورۃ التین میں قرآن کریم نے اسی مضمون کو بیان فرمایا کہ ہم نے تو انسان کو بہترین تقویم سے پیدا فرمایا تھا لیکن دیکھو یہ کیسا ذلیل اور رسوا ہو گیا کہ اپنی گراوٹ کے انتہائی مقام تک لوٹ گیا یعنی مطلب یہ ہے کہ جہاں سے اس کا سفر شروع ہوا تھا، اسی مقام تک واپس چلا گیا،

جو کچھ سیکھا تھا سب کچھ بھلا دیا۔

اس لئے تقویٰ کا لفظ کوئی معمولی لفظ نہیں ہے اس پر بڑے گہرے غور اور تدبر کی ضرورت ہے۔ اور جیسا کہ میں نے ایک خطبے میں بیان کیا تھا، فجور سے واقفیت ضروری ہے ورنہ تقویٰ کا مفہوم سمجھ نہیں آسکتا۔ قرآن کریم نے ان دونوں باتوں کو اکٹھا پیش فرمایا ہے۔ فَأَلْهَمَهَا فُجُورَهَا وَتَقْوٰهَا۔ اور لطف یہ ہے، اس آیت کی فصاحت و بلاغت کا یہ کمال ہے کہ اگرچہ خدا تعالیٰ قرآن کریم میں بالعموم یہ طریق اختیار فرماتا ہے کہ حسن کا پہلے ذکر کرتا ہے اور قبیح کا بعد میں۔ اچھائی کا پہلے اور برائی کا بعد میں لیکن یہاں فرمایا — فَأَلْهَمَهَا فُجُورَهَا وَتَقْوٰهَا ہم نے اس کے فجور بھی اس پر الہام کئے اور اس کا تقویٰ بھی اس پر الہام کیا مطلب یہ ہے کہ

جب تک پہلے فجور کی واقفیت نہ ہو، حقیقت میں انسان تقویٰ کے مفہوم اور تقویٰ کی سچی روح کو پا نہیں سکتا۔

اسی لئے میں نے اس بات پر زور دیا تھا کہ انسان کو اپنی معرفت بڑھانے کے لئے فجور کے اوپر غور کرنا چاہیئے۔ ان باتوں پر غور کرنا چاہیئے جو اُسے ہلاکت کی طرف لے کے جاتی ہیں۔ مادی زندگی میں ہم یہ دیکھتے ہیں کہ طب کا شعبہ ہے مثلاً۔ اس میں انسانی زندگی کو جتنے خطرات ہیں، اگر آپ ان کا مطالعہ کریں تو آپ حیران ہوں گے کہ بے انتہا فجور ہیں۔ جب تک ہر قدم پر پیش آنے والے فجور کی کسی قسم سے آپ واقف نہیں ہوں گے، آپ صحیح قدم نہیں رکھ سکتے۔ اتنی قسمیں ہیں ہلاکت کی اور موت کی اتنی زیادہ شکلیں ہیں اور ہر لمحہ ہر حالت میں موت کی بے شمار شکلوں سے ہمیں واسطہ پڑتا ہے کہ جب تک اُن سے باخبر نہ ہوں ہمارے زندہ رہنے کا کوئی امکان نہیں ہے اب یہاں بھی۔

"سچائی کے بغیر کوئی تقویٰ نصیب نہیں ہو سکتا۔"

(ارشاد حضور ایدہ اللہ)

پیشکش:- گلوب ربر مینوفیکچررس ۲/۱ راجندر امرتی کلکتہ ۷۰۰۰۴۳
فون: 270441
ٹیلی گرام: "GLOBE XPORT"

اَلْہَمَہَا فُجُوْرَہَا وَ تَقْوٰہَا

کا ایک نہایت ہی حسین منظر ہمیں دکھائی دیتا ہے جو انسانی زندگی پر اطلاق پاتا ہوا دکھائی دیتا ہے۔ حیوانی زندگی پر بھی اس کا اسی طرح اطلاق ہوتا آیا ہے کہ خدا تعالیٰ نے ہمارے شعور کے بغیر ہمارے جسم کے ہر ذرّے میں اس کے فجور کا الہام کر رکھا ہے اور جسم از خود ان فجور کو رد کرتا چلا جاتا ہے اور تقویٰ کا بھی الہام کر رکھا ہے لیکن اگر فجور کو رد نہیں کر سکتا تو اس کا تقویٰ بالکل بے معنی اور بے حقیقت ہو کر رہ جاتا ہے تقویٰ کی مثال یہاں مثبت رنگ میں غذا سے لے سکتے ہیں۔ انہضام کا نظام ہے، غذا کھانا اور اس کو جسم میں ہضم کرنا اور اس کو صالح خون کا حصہ بنانا۔ اب آپ یہ دیکھیں، کہ ایک صحت مند آدمی بھی غذا کھا رہا ہوتا ہے۔ اور اس کو جزو بدن بنا رہا ہوتا ہے۔ صالح خون اس سے بن رہا ہوتا ہے۔ لیکن ایک بیمار آدمی ہے۔ وہ بعض دفعہ غذا کھانا تو درکنار غذا کے تصور سے بھی گھبراتا ہے اور اگر کھاتا ہے تو بیکار جاتی ہے اس لئے یہ بیمار آدمی کی شکل ایسی ہے جس نے فجور سے اپنا تعلق نہیں توڑا۔ جو فجور میں سے کسی ایک گناہ میں، ایک جرم میں مبتلا ہو چکا ہے، کسی ایک آفت کا شکار ہو گیا ہے اور وہ لاکھوں، کروڑوں احتمالات ہیں۔ جیسے مثلاً ایک احتمال ہوتا ہے اس کے گردے کی کوئی تکلیف ہو گئی ہے۔ جن باتوں سے گردے کی حفاظت ہونی چاہیئے اس کا بھی ایک اندرونی نظام موجود ہے اور اتنا وسیع ہے کہ اگر اس پہ آپ غور شروع کریں تو آپ حیران ہوں گے یہ دیکھ کر کہ بڑے بڑے صاحب علم و عقل محققین نے بڑی بڑی ضخیم کتابیں اس مضمون پر لکھی ہیں، اور وہ سا تھ اقرار کرتے ہیں کہ یہ مضمون ابھی ہمارے علم کی حد سے بہت آگے ہے اور ہم اس کا احاطہ نہیں کر سکتے۔

مستقل تحقیق جاری ہے

کہ گردہ کیوں کام کرتا ہے۔ کس طرح کام کرتا ہے، کیا کیا اس میں خطرات پیدا ہو سکتے ہیں؟ ہر بیماری کی جو علل ہیں۔ جو وجوہات ہیں، وہ کتنی ہیں کیا کیا ہیں؟ کس طرح کام کرتی ہیں؟ جو تو اس مضمون کا ایک معمولی حصہ انسان کو سمجھ آیا ہے تو کسی ایک طرف سے فجور میں سے کسی نے حملہ کر دیا اور آپ کا سارا تقویٰ بیکار چلا گیا۔ انسانی جسم نے غذا کھانی بند کر دی یا غذا کھائی تو اس کا جسم کو لگنا بند ہو گیا۔ وہ مسلسل گھلنا شروع ہو گیا اس کی غذا کے وہ حصے، جو جزو بدن بن چکے تھے، وہ بھی گردے کی ایک بیماری سے پگھل پگھل کر باہر آنے لگ جاتے ہیں۔ یا خون جاری ہونا شروع ہوتا ہے تو آپ کسی طرح اس کو بند نہیں کر سکتے۔ ڈاکٹر عاجز آ جاتے ہیں۔ آپریشن کرتے ہیں، پھر بھی چارہ نہیں ہوتا یہاں تک کہ کئی بیمار انسان اچھے بھلے پیدا ہوتے ہوئے خون کو بھی گردے کے ذریعے کھو دیتے ہیں جس کا کام تھا کہ فجور کو باہر نکالے اور تقویٰ کو سنبھالے، تو خود چونکہ فجور میں مبتلا ہوا۔ اس لئے اب اس کام کا اہل نہیں رہا۔ اس بیماری کی تفصیل یہ بنتی ہے کہ وہ گردہ جس کو خدا نے فجور یعنی TOXINS کو نکالنے کے لئے اور تقویٰ کو سنبھالنے کے لئے پیدا فرمایا تھا وہ خود بیمار ہو گیا اور اس نے TOXINS کو سنبھالنا شروع کر دیا اور تقویٰ کو نکالنا شروع کر دیا - ALBUMINURIA کی ایک بیماری ہوا کرتی ہے جس میں انسانی جسم کی ALBUMIN پیشاب کے رستہ نکلنی شروع ہو جاتی ہے۔ وہ بھی بہت بڑی چیز ہے۔ ان میں بعض ایسی بیماریاں ہیں - NEPHRITIS کے نتیجے میں جو ALBUMINURIA پیدا ہوتا ہے ڈاکٹر کہتے ہیں کہ اس کا کوئی علاج ہمارے پاس نہیں ہے اور ایسی صورتوں میں گردہ حفاظت اس چیز کے برعکس کام کرتا ہے گویا فجور کی حفاظت کرتا ہے اور تقویٰ سے بچتا ہے۔ جو بھی انسان فجور کا شعور کھو دیتا ہے، اس کا یہی حال ہو جاتا ہے۔ اور اس کا تقویٰ بھی ختم ہو جاتا ہے اور بالکل یہی نظارہ آپ انسانی زندگی میں دیکھیں گے کہ وہ تقویٰ سے بھاگتا ہے اور فجور کو اپنا لیتا ہے۔ قرآن کریم نے اس

کی مثال بیان فرمائی۔

فَمَا لَهُمْ عَنِ التَّذْكِرَةِ مُعْرِضِيْنَ ۝ كَاَنَّهُمْ حُمُرٌ مُّسْتَنْفِرَةٌ ۝ فَرَّتْ مِنْ قَسْوَرَةٍ ۝

(سورۃ المدثر، آیات ۵۰ تا ۵۲)

فَمَا لَهُمْ عَنِ التَّذْكِرَةِ مُعْرِضِيْنَ۔ کیا ہو گیا ہے ان لوگوں کو کیسے پاگل اور بیمار ہو گئے ہیں کہ

نیک باتوں اور نصیحتوں سے بھاگ رہے ہیں

كَاَنَّهُمْ حُمُرٌ مُّسْتَنْفِرَةٌ۔ گویا یہ بدکے ہوئے گدھے ہیں۔ فَرَّتْ مِنْ قَسْوَرَةٍ۔ جو شیر کو دیکھ کر دوڑ رہے ہیں۔

تو جیسا کہ میں نے انسانی بدن کے ایک جزو کی مثال آپ کے سامنے رکھی ہے۔ جب یہ بیماری روحانی طور پر انسانوں میں پھیلتی ہے تو بالکل یہی نظارہ پیدا ہوتا ہے۔ کہ وہ تقویٰ کی باتوں سے دوڑتے ہیں، اور گھبراتے ہیں اور متنفر ہو جاتے ہیں۔ حُمُرٌ مُّسْتَنْفِرَةٌ بہت ہی خوبصورت مثال قرآن کریم نے بیان فرمائی اور ساتھ گدھا کہہ کر یہ بتا دیا کہ ان کی عقلیں ماری جاتی ہیں۔ عقل جیسا کہ میں نے بیان کیا تھا، دراصل تقویٰ اور فجور کے احساس کے ملنے سے، فجور کے علم اور شعور کے ملنے سے پیدا ہوتی ہے اور

سچائی کے بغیر کوئی تقویٰ نصیب نہیں ہو سکتا۔

اس مضمون کو آپ آگے بڑھاتے چلے جائیں تو آپ حیران ہوں گے کہ یہی مضمون آپ کو منزل بہ منزل، ہاتھ میں آپ کا ہاتھ پکڑ کر آپ کو آگے اور مزید آگے بڑھاتا چلا جائے گا۔ ایک کے بعد دوسری چیز کی آپ سیر کریں گے روحانی دنیا کی۔ یہاں تک کہ آپ محسوس کریں گے کہ آپ رفتہ رفتہ توحید خالص کی طرف بڑھ رہے ہیں۔

میں نے ایک پچھلے خطبے میں ایک دوسری آیت آپ کے سامنے رکھی تھی جس میں لفظ فرار استعمال ہوا ہے۔ وہاں یہ فرمایا گیا تھا۔ فَفِرُّوْا اِلَى اللّٰهِ[1] — کہ اللہ کی طرف دوڑو۔ یعنی گھبراہٹ کے مواقع تو تمہیں ضرور ملیں گے۔ خطرات تمہیں دکھائی دیں گے اور تم نے دوڑنا بہرحال ہے۔ دو ہی رستے تمہارے لئے ہوتے ہیں۔ اگر تم پاگل ہو اور گدھے ہو تو اچھی چیزوں سے بھاگو گے اور اس طرح بھاگو گے کہ چاروں طرف پھیل جاؤ گے۔ تمہاری کوئی DIRECTION نہیں ہو گی۔ کوئی رُخ نہیں ہو گا۔ اب یہ قرآن کریم کی فصاحت و بلاغت دیکھئے کہ وہاں فرمایا۔ كَاَنَّهُمْ حُمُرٌ مُّسْتَنْفِرَةٌ ۝ فَرَّتْ مِنْ قَسْوَرَةٍ شیر سے بدک کر جب گدھے بھاگتے ہیں، ان کے غول تتر بتر ہو جاتے ہیں، تو ان کا کوئی رُخ نہیں ہوا کرتا۔ کوئی منزل نہیں ہوا کرتی۔ جس گدھے کا جس طرف منہ اٹھتا ہے اس طرف وہ نکل جاتا ہے اور وہ جنگل میں چاروں طرف منتشر ہو جاتے ہیں حالانکہ اس سے پہلے وہ غول در غول اکٹھے سفر کرتے ہیں۔ ان میں ایک لیڈر بھی ہوا کرتا ہے۔ جس طرف وہ جاتا ہے اس طرف وہ پیچھے دوڑ رہے ہوتے ہیں تو ان کا تمام اتحاد منتشر ہو جاتا ہے۔ ان کی ساری توحید پارہ پارہ ہو جاتی ہے تو ہر جگہ فجور آپ کو توحید کے دشمن دکھائی دیں گے اور یہ

نظارہ آپ دیکھیں گے

کہ پھر ان لوگوں کی کوئی منزل، کوئی راہ متعین نہیں رہتی جو فجور میں مبتلا ہو جاتے ہیں جن کو فجور کا شعور نہیں رہتا۔ دوسری طرف بھی فرار کا لفظ استعمال فرمایا لیکن ایک رُخ اور ایک منزل کو دکھاتے ہوئے فرمایا — فَفِرُّوْا اِلَى اللّٰهِ — خوف تمہیں بھی محسوس ہوں گے لیکن ان خوفوں کے نتیجے میں اگر تم تقویٰ رکھتے ہو تو بھاگ کر

---

[1] سورۃ الذاریات، آیت ۵۱

منتشر نہیں ہو سکے بلکہ خدا کی طرف بڑھ سکے پس ہم نہیں نصیحت کرتے ہیں کہ ہمیشہ جب تمہیں کوئی خوف محسوس ہو،

اپنا رُخ خدا کی طرف رکھنا

اور اسی کو اپنی آخری منزل سمجھنا۔ تو غیر اللہ سے بھاگ کر خدا کی طرف آنا، یہ توحید کا پہلا سبق ہے جو ہمیں تقویٰ نے سکھایا۔

اب غیر اللہ کون ہے؟ اس کا شعور ہر انسان کا الگ الگ ہے اسی لئے میں نے آپ سے عرض کیا تھا کہ قرآن کریم نے جو فرمایا ... اَلْهَمَهَا فُجُوْرَهَا ۔ تو جو نقطہ ہے، پہلے اس کو سمجھ لیں۔ پھر تقویٰ کے دوسرے مضمون کی سمجھ آئے گی۔ پہلا جو حصہ ہے فجور کے شعور کا، اس کے بغیر صحیح معنوں میں آپ کو توحید کی اس منزل کی بھی پوری آگاہی نہیں ہو سکتی ہر شخص جو کسی برائی یا بدی سے بھاگ کر خدا کی طرف جاتا ہے، وہ توحید کی طرف جاتا ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں لیکن بہت سی ایسی خوف کی اور باتیں بھی ہیں، جن سے وہ نہیں بھاگتا اس لئے توحید ایک ہوتے ہوئے بھی دراصل ایک نہیں رہتی بہت سے توحید کے ایسے عرفان ہیں جن سے وہ واقف نہیں اور اس کے نتیجے میں غیر اللہ سے اس کا تعلق قائم رہتا ہے۔ اس لئے ہم نے چونکہ یہ عہد کیا ہے کہ تمام دنیا کو، تمام بنی نوع انسان کو امت واحدہ بنانا ہے اس لئے جماعت احمدیہ کو توحید کے مضمون پر بہت گہرے غور اور فکر کی ضرورت ہے اور جتنا آپ زیادہ اس کا علم پائیں گے۔ اور میں آپ کو یہ بتا دیتا ہوں کہ تقویٰ کی راہ کے بغیر آپ کو توحید نہیں مل سکتی۔ وہی قرآن آپ پڑھیں گے آپ کو نہیں سمجھ آئے گا کہ وہ کیا کہہ رہا ہے وہی حدیث آپ پڑھیں گے آپ کو کچھ نہیں آئے گی۔ وہی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتابیں آپ کے زیر مطالعہ ہوں گی لیکن آپ کو نہیں سمجھ آئے گی کیونکہ

تقویٰ وہ روشنی ہے جو توحید کی راہ دکھاتی ہے

تقویٰ وہ اندرونی نور ہے، جس کی مشعل کو ہاتھ میں لے کر آپ ساری روحانی مسافتیں طے کرتے ہیں تو اس ضمن میں جیسا کہ میں نے پہلے بیان کیا تھا تقویٰ کا سفر جو توحید کی طرف شروع کرنا ہے، اس کو پہلے اپنے دل سے شروع کریں۔ اور خدا نے آپ کے اندر جو سچائی چھپائی ہوئی ہے اور ایک لمبے عرصے سے آپ کو سچائی پر چلایا ہے۔ جانور کیوں جھوٹ نہیں بولتے۔ جو کچھ ہیں، وہی بیان کرتے ہیں۔ ناراض ہیں تو ناراض ہوں گے، خوش ہیں تو خوش ہوں گے۔ ان کے اندر آپ کوئی منافقت نہیں پائیں گے۔ اتنا لمبا عرصہ ان چیزوں کو خدا نے اسی طرح بیکار تو پیدا نہیں کیا تھا اور بیکار تو اس منزل پر نہیں چلایا تھا۔ اولوالالباب کے متعلق خدا فرماتا ہے کہ جب وہ کائنات کی ان چیزوں پر غور کرتے ہیں تو بے اختیار پکار اٹھتے ہیں۔

رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا سُبْحٰنَكَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۔ (سورۃ آل عمران: آیت ۱۹۲)

پس اس بات پر آپ غور کریں کہ اگر جانور سچے نہ ہوتے اور جانوروں کا ارتقاء تقویٰ کی بجائے فجور کی طرف ہوتا تو تمام EVOLUTION کے رستے بند ہو جاتے۔ اس وقت سے پھر ارتقاء کا کوئی سوال باقی

نہیں رہتا تھا بلکہ لازماً ترقی معکوس شروع ہو جاتی۔ جیسا کہ میں نے سورۂ تین کا حوالہ دیا ہے۔ اس میں اس ترقی معکوس کا ذکر فرمایا گیا ہے کہ انسان کو بھی سب بڑی بلند تر منازل کو حاصل کرنے کے لئے ان پر قدم رکھنے کے لئے پیدا کیا تھا لیکن اس نے الٹی راہ شروع کر دی اور

اسفل السافلین

تک جا پہنچا تو دراصل تقویٰ اور سچائی کے ملنے سے آپ کو ترقی کا ہر سفر شروع ہوتا ہوا اور بالآخر اپنے منتہا تک پہنچتا ہوا دکھائی دے گا اور اس کو آپ سائنسی نقطہ نگاہ سے مشاہدہ کریں، بار بار مشاہدہ کریں۔ آپ اس میں کوئی استثناء نہیں دیکھیں گے کوئی تبدیلی نہیں دیکھیں گے۔ اربوں سال تک خدا نے زندگی کو تقویٰ سکھایا اور سچائی سکھائی اور انہی کے باہم ایک دوسرے سے ملنے سے عقل اور شعور نے ترقی کی اور انہی کے ملنے سے زندگی ہمیشہ ترقی کی راہ پر گامزن رہی اور جب یہاں کوئی کمزوری پیدا ہوئی اسی وقت اس زندگی کے حصے نے تنزل اختیار کرنا شروع کر دیا۔ وہ کمزوری اس نے بالارادہ نہیں دکھائی۔ حالات کی مجبوری سے بعض کمزوریاں پیدا ہوتی ہیں لیکن نتیجہ وہی نکلا کہ ترقی وہاں سے رک گئی انسان ہوتے ہوئے آپ کس طرح ترقی کر سکیں گے اگر اربوں سال کی کمائی کو اپنے ہاتھ سے پھینک دیں گے اور سچائی سے ہاتھ دھو بیٹھیں گے اور اس تقویٰ سے منہ موڑ لیں گے جو آپ کی فطرت میں خدا تعالیٰ نے نقش فرمایا ہوا ہے۔ باقی سب قصے ہیں، جھوٹ ہیں۔ یونہی باتیں ہیں، ارادے ہیں کہ ہم نے دنیا کی تقدیر بدلنی ہے۔

جو اپنی تقدیر نہیں بدل سکتا وہ دنیا کی تقدیر کیسے بدل سکتا ہے

اس لئے حقائق کی دنیا میں اتریں۔ خوابوں کی دنیا میں نہ رہیں۔ بہت بڑے بڑے کام جماعت احمدیہ نے کرنے ہیں اور بفضلہ تعالیٰ جماعت احمدیہ اس کے لئے پیدا کی گئی ہے اور خدا تعالیٰ آپ کو نہیں چھوڑے گا جب تک ان کاموں کے اہل نہیں بنا دیتا کیونکہ اس نے اپنے انبیاء سے وعدے کر رکھے ہیں کہ آخرین میں وہ جماعت پیدا ہو گی جو دین محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو:

تمام ادیان پر غالب کر دے گی

ہماری خاطر نہ سہی، ان پیارے موہنوں کی خاطر جن سے خدا نے یہ وعدے کئے ہیں۔ وہ ضرور جماعت کو اس منزل تک پہنچائے گا لیکن اس منزل تک پہنچنے کے لئے ہم سب کو محنت کرنی پڑے گی ہم سب کو اس میں حصہ لینا پڑے گا۔ جانفشانی کے ساتھ، محنت اور خلوص کے ساتھ اور اس کا آغاز اپنے نفس سے کرنا ہو گا ورنہ یہ سفر آگے نہیں بڑھ سکتا۔ اس لئے

اپنے دل کی سچائی کو ڈھونڈیں

اور اپنے دل کی سچائی کو ڈھونڈ کر اس سے چمٹ جائیں۔ اس سے کبھی

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا"
(الہام حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام)

پیشکش:- عبدالرحیم و عبدالرؤف، الکان حمید ساری ہاؤس۔ صالح پور۔ کٹک (اڑیسہ)

علیحدہ نہ ہوں۔ بظاہر یہ ایک چھوٹی سی بات ہے لیکن بہت ہی بڑی بات ہے۔ لاکھوں اربوں میں آپ کو شاید کوئی ایک آدمی ایسا دکھائی دے گا جو حقیقتاً دل کی سچائی سے چمٹا ہوا ہے۔ باقی کچھ قریب رہتے ہیں، کچھ کبھی پاس آگئے، کبھی بھاگ گئے۔ جس طرح مرغی کے چوزے ہیں، جب ڈر جاتے ہیں تو اس کے پروں کے نیچے بھی آجاتے ہیں پھر دور بھی ہٹ جاتے ہیں، کبھی بلی کا بھی شکار ہو جاتے ہیں۔ تو دل کی سچائی چوزوں کی ماں وہ مرغی ہے جس کے ساتھ رہنے، جس کی حفاظت میں رہنے کا شعور آپ کو سیکھنا ہو گا اور یہ شعور اپنے نفس کی ٹٹول کے ذریعہ آپ کو حاصل ہوتا ہے۔ اور اسی کا علم آپ کو اپنی زندگی کی ہر حرکت اور ہر سکون میں حاصل ہو جاتا ہے کیونکہ ایک بھی آپ کا ارادہ ایسا نہیں، ایک بھی آپ کی بات ایسی نہیں جس سے پہلے آپ کا نفس یہ فیصلہ نہیں کر چکا ہوتا کہ

آپ نے سچائی کو پکڑنا ہے یا جھوٹ کو پکڑنا ہے

تقویٰ کی راہ اختیار کرنی ہے یا فجور کی راہ اختیار کرنی ہے تو روزانہ بعض دفعہ سینکڑوں، بعض دفعہ ہزاروں مواقع ایسے پیدا ہو رہے ہوتے ہیں۔ جبکہ خدا اس الہامی کسوٹی کو آپ کے سامنے رکھتا چلا جا رہا ہے اور آنکھیں بند کر کے آپ اس کو ہاتھ بھی لگاتے ہیں۔ معلوم بھی کر لیتے ہیں کہ اس کا فیصلہ کیا ہے اور پھر آنکھیں بند کر کے بھی اس سے گذر جاتے ہیں، دیکھتے نہیں کہ اس کسوٹی نے کیا رنگ آپ کو دکھایا تھا۔ کیا وہ نور کا، روشنائی کا رنگ تھا یا اندھیرا اور تاریکی کا رنگ تھا۔ اس لئے دل سے پہلے اپنا تعلق جوڑیں اور اس فطری تقویٰ سے تعلق قائم کرنے کے لئے اپنے فجور کا علم حاصل کریں۔ گہری نظر سے اپنے نفس کا تجزیہ کریں۔ باہر سے آنے والا کوئی آپ کو نہیں بتائے گا کہ آپ کے اندر کیا نقائص ہیں۔ وہ انہیں نقائص کی بات کرتا ہے جو کھل کر منظر عام پر آچکے ہوتے ہیں اور گلیوں میں پھرتے ہیں۔ جو دوسروں کے گھروں میں داخل ہو جاتے ہیں۔ ان نقائص سے ہر دوسرا انسان بے خبر ہے جو دل میں پلتے ہیں اور پرورش پا رہے ہوتے ہیں اور ان جراثیم کی طرح جن کو ابھی قوت نصیب نہیں ہوتی لیکن خاموشی سے کسی جگہ بیٹھ کر وہ بڑی کثرت سے نشوونما پا رہے ہوتے ہیں یہاں تک کہ وہ غالب آ جاتے ہیں۔ ان حالتوں کا اس کو اندازہ نہیں۔ اس لئے جب غیر آپ کو آپ کے نقائص بتائے گا تو وہ نقائص بتائے گا جن سے آپ مغلوب ہو چکے۔ جن کے سامنے آپ نے اپنی بازی ہار دی ہے وہ نقائص جن سے آپ کی جنگ جاری ہے ان کو تو خدا اور خدا کے فرشتوں کے سوا جو اس بات پر مقرر ہیں، کسی کو کچھ علم نہیں، ہاں آپ کو علم ہو سکتا ہے۔ کیونکہ خدا فرماتا ہے۔ اَلْهَمَهَا فُجُوْرَهَا وَتَقْوٰهَا ۔ اگر کوئی انسان چاہے تو ہم یقین دلاتے ہیں کہ ہم نے الہام کیا ہے اس کو اور ہم نے باخبر کر دیا ہے۔ بَلِ الْاِنْسَانُ عَلٰى نَفْسِهٖ بَصِيْرَةٌ ۝ وَلَوْ اَلْقٰى مَعَاذِيْرَهٗ ۝ (سورۃ القیامۃ: آیات ۱۵، ۱۶)

خبردار انسان اپنے اندرونے سے خوب واقف ہے

وَلَوْ اَلْقٰى مَعَاذِيْرَهٗ ۔ خواہ کتنے بڑے بڑے عذر ہی تراش کے وہ پیش کرے کہ مجھے تو کچھ پتہ نہیں تھا، مجھ سے تو یہ بات یونہی ہو گئی۔ مجھ سے تو یہ بات یوں ہو گئی۔ جب خدا فرماتا ہے کہ ہم نے سب کچھ تمہیں بتا دیا ہے تو پھر خدا اور اس کے مقرر کردہ فرشتوں کے بعد ہر انسان کو اپنے فجور کا بہتر پتہ ہے اور اس کے غیر کو اس کا کچھ پتہ نہیں۔ اس لئے وہاں سے کام شروع کریں جہاں ابھی آپ کے اختیار میں ہے۔ جب یہ جراثیم غالب آجاتے ہیں پھر تو آپ بخار میں مبتلا ہو جاتے ہیں پھر تو آپ کو متلی کی شکایت ہو جاتی ہے۔ سر درد ہوتی ہے، جوڑ جوڑ ٹوٹتا ہے۔ ایسی کیفیت ہوتی ہے کہ آپ اپنے آپ کو سنبھال ہی نہیں سکتے۔ اتنے تھوڑے سے جراثیم کہ جسم کے اندر ایک حصے میں اتنی مقدار میں موجود ہیں کہ ان کو عام کسی چیز پر، تکڑی پر تولیں تو آپ تول بھی نہیں سکتے۔ خاص قسم کی ترقی والی تکڑیاں اُن کے لئے ایجاد کی جاتی ہیں۔ اندر وہ آپ پر غالب آئے ہوتے ہیں۔ انہوں نے سارے جسم کا حلیہ بگاڑ دیا ہے لیکن اگر پہلے پتہ چل جاتے جب وہ ابھی داخل ہو رہے ہیں اور کام کر رہے ہیں۔ اس وقت اگر جسم ان کے خلاف ردِّ عمل دکھا دے تو پھر وہ ضرور ان پر قابو پا سکتا ہے۔

قرآن پاک کی اس آیت کی عجیب شان ہے کہ جسم کو ہر بیماری کا پہلے پتہ چل جاتا ہے سوائے اس کے کہ کوئی جسم اپنی عادتیں بگاڑ کر خود اپنے فجور سے غافل ہونا سیکھ لے ورنہ ہر انسانی جسم کو ان بیماریوں کے آغاز پر اس کا پتہ چل جاتا ہے۔ اس کو شعور کو پتہ نہ بھی ہو لیکن اس کے لاشعور کو پتہ چل جاتا ہے۔ بعض دفعہ لاشعور کو بھی کچھ پتہ نہیں ہوتا لیکن وہ فوج جو خدا نے انسانی خون میں بنائی ہوئی ہے۔ جس کا انسانی دماغ سے کوئی تعلق نہیں۔ اس فوج میں خدا نے جو الہام کیا ہوا ہے اور وہ فوج ایسی ہے جس کی بے شمار چھاؤنیاں ہیں۔ بے شمار ان کی رجمنٹس ہیں جہاں وہ پیدا کی جا سکتی ہے اور اچانک تھوڑے سے نوٹس پر لاکھوں، کروڑوں، اربوں کی تعداد میں خاص قسم کے سپاہی خاص قسم کے ہتھیاروں سے مسلح ہو کر ایک معین دشمن کے مقابلے کے لئے تیار ہو سکتے ہیں۔ ایسا زبردست انتظام ہے لیکن اس کے لئے شرط ہے۔ اَلْهَمَهَا فُجُوْرَهَا ۔ فجور کا پتہ ہونا چاہیئے۔ بعض بیماریوں میں جب یہ نظام متأثر ہو جاتا ہے کہ فجور کا پتہ ہونا چاہیئے بعض بیماریوں میں جب یہ نظام متأثر ہو جاتا ہے کہ فجور کا علم نہیں رہتا تو پھر انسانی جسم کسی قسم کا اس کا مقابلہ نہیں کر سکتا اور ایسی بھی بعض بیماریاں ہوتی ہیں جو اس الہام کے مقام پر جہاں فجور کا وہ الہام نازل ہوا ہے، اس حصہ پر حملہ کر کے اس کو نقصان پہنچا دیتی ہیں پس اسی طرح انسانی تجارب میں، اس کے روحانی معاملات میں بھی جس شخص کو ہم پکا گنہگار کہتے ہیں۔ جس کو قرآن کریم کی اصطلاح میں کہا جاتا ہے کہ احاطت بہٖ ۔۔۔۔ اس کا ترجمہ یہ ہے کہ اس کی برائیوں نے اس کا گھیرا ڈال لیا ہے۔ ان لوگوں کے دماغ میں وہ رخنہ پڑ جاتا ہے کہ وہ آغاز کار معلوم ہی نہیں کر سکتے کہ کب حملہ ہوا ہے کیسے ہوا ہے، کتنے حملہ آور ہیں، اور ان کا دفاع کیسے کیا جائے گا؟ پس آپ کو بحیثیت ایک باشعور مسلمان کے ان قوتوں کو ضائع نہیں کرنا چاہیئے ورنہ آنکھیں بند کر کے بعض جرائم کرتے چلے جائیں یہاں تک کہ ضمیر کی آواز مر جائے، بولتے بولتے تھک جائے، اس کا گلا بیٹھ جائے۔ وہ آپ کو متنبہ کرتی رہے اور آپ اس کی طرف متوجہ نہ ہوں تو پھر لازماً آپ کا وہ گناہ اس مقام تک آپ کو پہنچا دے گا جس کے متعلق قرآن کریم فرماتا ہے کہ ہاں اس کے سوا جس کی برائیوں نے اس کا گھیرا ڈال لیا ہو۔ باقی سب برائیاں معاف کی جا سکتی ہیں وہ زائل ہو سکتی ہیں۔ اور وہاں پہنچ کر انسانی دماغ پھر جاتا ہے۔ پھر اس کو پتہ ہی نہیں لگتا کہ مجھ سے ہو کیا رہا ہے۔ تو اپنا فجور کا شعور بیدار کریں اور اس کے نتیجے میں آپ اپنے اندرونی طور پر ایک ایسا سفر شروع کر دیں گے جس کی کوئی حد نہیں ہوگی۔ شروع شروع میں آپ دیکھیں گے کہ موٹے موٹے بعض گناہ دماغ میں آ رہے ہیں اس کے بعد جب اور سفر کریں گے تو باریک در باریک گناہوں کی طرف توجہ پیدا ہونی شروع ہو گی۔ پھر آپ یہ دیکھ کر حیران رہ جائیں گے کہ آپ کی بیماری نیتوں کا کوئی حال نہیں تھا۔ جن کو آپ اچھا سمجھ رہے تھے، ان میں تو سارے شتے تھے، بدی تو درکنار

ہر فیصلہ جو آپ نیکی کے نام پر کر رہے تھے،

اس میں بھی بعض کیڑے پڑے ہوئے تھے۔ اتنے خوفناک مناظر آپ

(۱ے سورۃ البقرہ: آیت ۸۲)

کو نظر آئیں گے کہ اس کیفیت سے آپ کا دل بیٹھنے لگے گا لیکن حوصلہ نہیں ہارنا کیونکہ قرآن کریم نے اس کا جواب آپ کو عطا فرما دیا ہے ۔ فرمایا ــــ فَفِرُّوا اِلَی اللّٰہِ ۔ ایسی صورت میں اپنے رب کی طرف رجوع کرو۔ اپنے رب کے حضور دوڑو اور اس سے عرض کرو کہ اے خدا! ہم تو ہر طرف سے گھیرے میں آئے ہوئے ہیں ۔ اپنے اندر ہر طرف ہم نے گند دیکھا ہے اور نقص دیکھے ہیں اور بیماریاں پائی ہیں۔

اب تیرے سوا ہمارا کوئی ملجا اور ماویٰ نہیں ہے ۔

ہماری اس بیماری اور ہر مخفی در مخفی بیماری سے ہمیں بچا اور اپنی پناہ میں لے لے اور اپنی گود میں اٹھا لے ۔ یہ جو مضمون ہے یہ بھی بہت عظیم الشان مضمون ہے کہ اس کے بعد پھر اگلا سفر کیا شروع ہوتا ہے وہ انشاء اللہ میں آئندہ کسی خطبے میں بیان کروں گا لیکن ہر چھوٹے بڑے کو اس مجبور کے علم کا سفر لازماً اختیار کرنا چاہیئے اور بڑی توجہ سے اختیار کرنا چاہیئے اور بڑی باریک نظر سے اختیار کرنا چاہیئے تب اس کو پتہ چلے گا کہ غیر کی نظر جو اس کو سمجھتی تھی ۔ اگر وہ بد سمجھتی تھی تو اس سے بہت زیادہ اس نے اپنے آپ کو بد پایا۔ اور اگر وہ نیک سمجھتی تھی تو اس کے جواب میں آپ اس کے سامنے یہی کہیں گے کہ سوائے خدا کے کوئی نیک نہیں ہے اور میں نے تو اپنے اندر کمزوریوں کے سوا کچھ بھی نہیں دیکھا ۔ یہ وہ مقام عجز ہے کہ جس طرف یہ تقویٰ آپ کو لے کے جاتا ہے اور جس کے بعد خدا کے سوا کوئی سہارا دکھائی نہیں دیتا ۔ کوئی ذاتی نیکی آپ کے کام نہیں آسکتی اور یہ توحید کا پہلا سبق ہے جو انسان کو اس طرح میسر آتا ہے ۔ اللہ تعالیٰ ہمیں توحید کے اعلیٰ مطالب تک آگاہی بخشے اور اپنے فضل کے ساتھ ان بلند تر چوٹیوں کو سَر کرنے کی توفیق عطا فرمائے جن کی طرف اب ہم اس حالت میں دیکھیں تو اوپر دیکھتے ہوئے پگڑی گرتی ہے ۔ وہ اتنی دور کی منازل دکھائی دیتی ہیں کہ یوں معلوم ہوتا ہے ہماری استطاعت میں ہی نہیں ہے کہ ہم وہاں تک پہنچ سکیں ۔

شعرائے کرام

سے درخواست ہے کہ "بدر" کے صد سالہ جشن تشکر نمبر" کے لئے اپنی لطیف اور پر تاثیر نظمیں ارسال فرما کر شکریہ کا موقعہ دیں ۔

(ایڈیٹر)

کیا آپ نے صد سالہ جوبلی کا چندہ ادا کر دیا ہے ؟

اعلان برائے اشتہار و خریداری "صد سالہ جشن تشکر نمبر بدر"

احباب کرام کی اطلاع کے لئے تحریر ہے کہ ۲۳ر مارچ ۱۹۸۹ء صد سالہ جوبلی کے موقعہ پر اخبار بدر کا خصوصی نمبر شائع ہو رہا ہے اس شمارہ میں جو احباب اشتہار دینا چاہتے ہوں وہ اشتہار کا مضمون اور سائز وغیرہ ۱۵ر فروری سے قبل دفتر بدر کو بھجوا دیں تاکہ خصوصی نمبر میں جگہ کا تعین کیا جا سکے ۔

اسی طرح جو احباب اس شمارہ کی کاپیاں خریدنا چاہیں وہ بھی ۱۵ر فروری تک اپنے آرڈر بک کروا دیں تاکہ اس کے مطابق زائد کاپیاں طبع کروائی جائیں ۔ اشاعت کے بعد آرڈر کی تکمیل ممکن نہ ہو گی ۔ امید ہے کہ احباب اس امر کا خیال رکھیں گے اور خصوصی تعاون فرمائیں گے ۔

منیجر ہفت روزہ بدر قادیان

جناب صدیق امیر علی صاحب کا سانحۂ ارتحال

(از مکرم مولوی محمد عمر صاحب مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ ملایالم ڈیسک)

مرحوم فجر کی نماز پڑھ کر چائے پینے کے بعد سینہ میں کچھ درد محسوس کرنے لگے جس کا انہوں نے اپنے گھر والوں کو اطلاع دی۔ اُسی وقت ان کی روح اپنے مولائے حقیقی کی طرف پرواز کر گئی ۔ مرحوم سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ایک سچے فدائی دیرینہ پر خلوص خدمت گذار خلافت حقہ اسلامیہ کے سچے عاشق اور مرکز کے ساتھ گہرا ربط رکھنے والے تھے ۔

خدا تعالیٰ نے مرحوم کو ۱۹۴۷ء میں قبول احمدیت کی توفیق عطا فرمائی ۔ اس وقت سے لے کر مرتے دم تک اپنے آپ کو سلسلہ کے FULL TIME WORKER کے طور پر وقف کیا اور اپنی کمزوریوں اور خرابیٔ صحت کے باوجود سلسلہ کے کاموں میں ہمیشہ منہمک رہے مرکز سلسلہ اور درویشان قادیان کے ساتھ اُن کے دل میں کبھی نہ مٹنے والی عقیدت اور للّٰہی روابط تھے ۔

۱۹۵۳ء میں کیرالہ احمدیہ سنٹرل کمیٹی کی تشکیل سے لے کر آپ اس کے صدر تھے ۔ درمیان میں خرابیٔ صحت کی وجہ سے چار سال تک آپ اس عہدہ سے الگ رہے تاہم اس وقت بھی سلسلہ کے کاموں میں ہمہ تن مصروف رہے ۔ اس کے بعد حضرت اقدس ایدہ اللہ کے ارشاد کے مطابق صوبہ کمیٹی کیرالہ میں نظام امارت قائم ہوا ۔ اس وقت سے لے کر تادم مرگ اس کے آپ ہی امیر رہے کیرالہ کی تبلیغی سرگرمیوں اور تعلیم و تربیت کے کاموں میں آپ کی انتھک اور مخلصانہ کوششوں کا بہت دخل تھا ۔ آپ کو لندن اور شرقی لنکا میں جا کر اپنے پیارے آقا ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کا بھی شرف حاصل ہوا تھا مورخہ ۸ر جنوری کو کالی کٹ میں صوبہ کی تمام جماعتوں کے نمائندگان کے ایک ضروری اجلاس میں شرکت کر کے آپ دوسرے ہی دن اپنے وطن موگرال میں تشریف لے گئے اس کے دوسرے ہی دن آپ اپنے مولائے حقیقی سے جا ملے ۔ آپ نے اپنے گھر کے ماحول کو ہمیشہ روحانی طور پر بہت صاف و پاک رکھا ۔ دن رات ہمیشہ وہاں علمی ماحول قائم رکھا ۔ مرحوم بہت ہی مہمان نواز تھے ۔ مرکزی نمائندگان اور مبلغین کا بہت احترام اور عزت کیا کرتے تھے ۔ مرحوم ملایالم زبان کے اچھے کہنہ مشق شاعر تھے ۔ آپ کے اشعار اور نظمیں کیرالہ کے بچہ بچہ کو زبانی یاد ہیں ۔ اور یہ نظمیں بہت شہرت پکڑ گئی ہیں ۔ اس کے علاوہ آپ شستہ مضمون نگار بھی تھے ۔ اور مترجم تھے ۔ حال ہی میں آپ نے حضرت مصلح موعودؓ کی کتاب "ذکر الٰہی" کا ملایالم میں ترجمہ کر کے کتابی شکل میں شائع کیا تھا ۔ سلسلہ کے ملایالم رسالہ ستیہ دوتن کے کچھ عرصہ تک آپ ایڈیٹر بھی رہے اس وقت تک آپ اس کے پبلشر کے طور پر بھی فرائض سرانجام دیتے رہے ۔ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ کے بہت سارے خطبات کا ترجمہ کر کے آپ ستیہ دوتن میں شائع کرتے رہے آپ نے ایک قلیل عرصہ میں شدید محنت و مشقت کر کے اردو زبان میں اچھی واقفیت پیدا کر لی تھی ، جب غیر اہل زبان مبلغین کیرالہ میں تشریف لاتے ہیں تو ان کے پبلک لیکچرز کا ساتھ کے ساتھ ملایالم میں نہایت روانی سے ترجمہ کرنے کا آپ کو خاص ملکہ حاصل تھا ۔ بہرحال مرحوم بہت ساری خوبیوں کے مالک تھے اُن کی وفات نے کیرالہ کی جماعتوں میں بہت بڑا خلاء پیدا کر دیا ہے ۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے اس خلاء کو پُر کر دے اور نعم البدل عطا فرمائے آمین

۱۹۵۸ء میں جبکہ خاکسار قادیان میں حصول تعلیم کے لئے گیا تھا اُس وقت سے مرحوم کے ساتھ خاکسار کے نہایت گہرے اور مخلصانہ روابط اور تعلقات تھے ۱۹۵۴ء میں مرحوم نے اپنے بڑے فرزند عزیزم مکرم اشرف علی صاحب کو حصولِ تعلیم کے لئے قادیان میں بھیجا اور مولوی فاضل تک تعلیم دلوائی تھی ایک اور لڑکے عزیزم کریم احمد صاحب صدیق کو بھی مولوی فاضل تک تعلیم دلوائی اب موصوف کیرالہ کی ایک جماعت میں بطور مبلغ متعین ہیں ۔ ان کے علاوہ مرحوم نے اپنے دیگر بیٹوں کو بھی مختلف دینی کاموں میں مصروف رکھا ۔ اس فرشتہ خصلت انسان کے تقویٰ خلوص اور بے لوث دینی خدمات کی وجہ سے سارے صوبہ کے احمدیوں کے دلوں میں اُن کے ساتھ بے انتہا عزت و احترام اور جذبات محبت و پیار موجزن ہیں یہی وجہ ہے کہ جونہی آپ کی وفات کی خبر ریڈیو اور اخبارات کے ذریعہ اور تار اور ٹیلیفون سے پہنچی تو سینکڑوں احمدی احباب اور مستورات صوبہ کے تمام اطراف سے جنازہ میں شرکت کرنے اور اپنے پیارے امیر صاحب کے حق میں دعائیں کرنے اور لواحقین کو تعزیت دینے کے لئے مرحوم کے گھر میں جو کیرالہ کے انتہائی شمال میں واقع ہے پہنچ گئے ۔ وفات کے دوسرے دن ایک بجے کے قریب محترم مولانا محمد ابوالوفا صاحب مبلغ انچارج صوبہ کیرالہ [illegible] قبر پر دعا کروائی مرحوم موصی تھے ۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے ۔۔

شذرات

گذشتہ دنوں قادیان سے ایک طالب علم نے اپنے ایک غیر احمدی دوست کا سوال حضور انور کی خدمت اقدس میں بغرض جواب ارسال کیا۔ حضور انور نے اس سوال کا جو جواب انہیں بھجوایا ہے وہ افادۂ عام کے لئے پیش ہے۔

سوال :۔ جب کسی شخص کی وفات ہو جاتی ہے تو ہم کہتے ہیں کہ اس کی روح نکل گئی تو کیا روح اور جان ایک ہی چیز ہے یا دو الگ چیزیں ہیں؟

جواب :۔ اس سوال کا جواب قرآن کریم میں بڑی وضاحت سے موجود ہے۔ آیت کریمہ۔ وَ جَعَلْنَا مِنَ الْمَآءِ كُلَّ شَيْءٍ حَيٍّ (الانبیاء: ۳۱) سے پتہ چلتا ہے کہ کیڑے مکوڑے ہر ایک میں زندگی ہے لیکن ان کے متعلق روح کا کبھی ذکر نہیں ملتا کیونکہ روح خدا تعالیٰ کے خاص اذن سے ملتی ہے۔ چنانچہ فرماتا ہے:۔

(۱) :۔ وَ نَفَخْتُ فِيْهِ مِنْ رُّوْحِيْ (الحجر: ۳۰)

(۲) :۔ وَ يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الرُّوْحِ قُلِ الرُّوْحُ مِنْ اَمْرِ رَبِّيْ (بنی اسرائیل: ۸۶)

اور یہ روح صرف انسان کو عطا ہوتی ہے کیونکہ اس کو خاص امر ملنا تھا اور اس کو شریعت کے لئے تیار کیا جانا تھا۔ کیڑوں مکوڑوں میں جو شعور ہے، وہ دراصل روح کی طرف تیاری ہے۔ جب شعور اتنا بلند ہو جائے کہ اس پر خدا تعالیٰ کی طرف سے "امر" کا شعلہ نازل ہو تو اس کے نتیجہ میں باقی رہنے والی روح بھی پیدا ہو جاتی ہے۔

ٹیکسی والے کا بھیجا ہوا ....!

ہمارے مبلغ مکرم انظر احمد صاحب مقیم ناروے نے حضور انور ایدہ اللہ کی خدمت اقدس میں اپنی رپورٹ کارگزاری از ۱۵ر تا ۳۰ر نومبر ۱۹۸۸ء میں ایک دلچسپ واقعہ تحریر کیا ہے۔ جو افادۂ عام کے لئے ہدیۂ قارئین ہے۔ وہ لکھتے ہیں کہ:۔

"مکرم نور احمد صاحب کے لیکچر کے دوران ایک نارویجین نے یہ دلچسپ واقعہ بیان کیا کہ میں ٹیکسی میں جا رہا تھا۔ ٹیکسی ڈرائیور پاکستانی تھا۔ دوران سفر ریڈیو پر اسلام احمدیہ کا پروگرام بزبان نارویجین شروع ہو گیا۔ میں نے اس پاکستانی سے احمدیت کے متعلق دریافت کیا تو وہ سخت غصہ میں آگیا اور کہنے لگا کہ یہ لوگ مسلمان نہیں۔ پاکستان میں ان کو غیر مسلم قرار دیا گیا ہے اور یہ محض ایک دھوکہ ہے۔

اس نارویجین نے بتایا کہ جب میں نے اس پاکستانی کی گفتگو سنی تو میرے دل میں شوق پیدا ہوا کہ میں احمدیت کے متعلق معلومات حاصل کروں کہ آخر یہ کیا سلسلہ ہے۔ پھر انہوں نے بتایا کہ میں نے اخبار میں آپ کا اعلان پڑھا تھا کہ مسجد میں لیکچرز ہو رہے ہیں، جن میں اسلام کے متعلق معلومات بہم پہنچائی جائیں گی۔ سو یہاں پہنچ گیا ہوں۔ اور آخر پر مسکراتے ہوئے کہنے لگے کہ میں تو دراصل اُس پاکستانی ٹیکسی چلانے والے کا بھیجا ہوا ہوں۔"

الحمد للہ! یہ مخالفتیں بھی کس طرح انسان کے اندر ایک طرف اس کی فطری سعادت کو جلا بخشتی ہیں تو دوسری طرف اس کے لئے راہ ہدایت کو کشادہ کر دیتی ہیں۔ اور کبھی بھی اللہ والوں کی راہ میں حائل ہو کر ان کے قدموں میں زنجیر نہیں بن سکیں۔ بلکہ ہمیشہ ہی بد نوا دشمن کی یہ صدائیں دو تین پل اور دو تین گھڑیوں تک محدود رہا کرتی ہیں۔ یہ سچائی کو نہ پہلے دبا سکیں نہ آئندہ دبا سکیں گی۔ جَآءَ الْحَقُّ وَ زَهَقَ الْبَاطِلُ اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی کیسٹس کے دلوں پر خوشکن اثرات

حضور انور کے روح پرور اور جانفزا خطبات دُنیا بھر کی جماعتوں تک پہنچانے کے لئے کیسٹس سے استفادہ کی بابرکت تحریک جاری ہے۔ لندن سے مرکزی شعبہ آڈیو، ویڈیو یہ کیسٹس تیار کر کے ساری دُنیا کی جماعتوں کو بھجواتا ہے۔ جہاں جماعتیں بڑی مستعدی سے ان کیسٹس کے مقامی زبانوں میں تراجم کرتی ہیں اور ہر طبقہ فکر کے لوگوں تک انہیں پہنچانے اور جملہ احباب جماعت کے ان سے استفادہ کا انتظام کرتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس وقت ان خطبات کا انگریزی، فرنچ، جرمن، عربی، فارسی اور افریقہ کی مقامی زبانوں میں ترجمہ ہو رہا ہے۔ اور ان کا ترجمہ پر مشتمل کیسٹس تیار کر کے بکثرت پھیلائی جا رہی ہیں۔ جماعتوں کو یہ ہدایت ہے کہ وہ ان سے استفادہ کے بارہ میں اپنی رپورٹس براہ راست حضور انور کی خدمت میں بھجوایا کریں۔ اور انہیں سن کر لوگوں کے دلوں میں جو پاک تبدیلی پیدا ہوتی ہے اور جن تأثرات کا وہ اظہار کرتے ہیں، انہیں بھی ریکارڈ کے لئے مرکز میں بھجوایا کریں۔ اس سلسلہ میں یورپ کے ایک مشن کی طرف سے آمدہ ایک رپورٹ کے بعض مندرجات افادۂ عام کیلئے ہدیۂ قارئین ہیں۔

تحریک جدید اور وقف جدید کی اہمیت

(۱) :۔ ہمارے ایک دوست جو کہ ماشاء اللہ موصی ہیں۔ حصہ آمد کی خاصی رقم ہر ماہ باقاعدگی سے ادا کرتے ہیں۔ جوبلی کا وعدہ بھی ۱۰۰٪ پورا کرنے کی توفیق پائی لیکن تحریک جدید اور وقف جدید میں سستی دکھا رہے تھے۔ توجہ بھی دلائی گئی لیکن بوجوہ ادا نہیں کر سکے۔ کل اچانک ان کی اہلیہ کا فون آیا کہ میں ابھی ابھی حضور کا خطبہ سن رہی تھی آپ مجھے ان کے بقایا کے بارہ میں بتائیں۔ ادا کرنا چاہتی ہوں۔

(۲) :۔ ایک نوجوان کا دیر سے عملاً جماعت کے ساتھ کوئی تعلق نہ تھا۔ اب کیسٹس بھجوانے شروع کئے ہیں تو اس میں بھی زندگی کے آثار ظاہر ہو گئے ہیں۔ آکر چندہ بھی ادا کیا ہے۔ تحریک جدید کے نئے سال کا وعدہ بھی لکھوایا ہے اور کہتا ہے کہ گذشتہ سارا بقایا بھی ادا کر دوں گا۔

ضیاء کی موت کے بعد والا خطبہ جمعہ

(۳) :۔ دو غیر احمدیوں کو جمعہ کے کیسٹ بھجوانے شروع کئے تھے۔ ضیاء کی موت کے بعد والا خطبہ سن کر ان میں سے ایک نے کہا کہ ضرورت اس بات کی ہے کہ زیادہ سے زیادہ پاکستانی اس کیسٹ کو سنیں۔ چنانچہ انہوں نے خود یہ کیسٹ بعض اور غیر احمدیوں کو سننے کیلئے دی۔ ابھی کا علم نہیں اس وقت ہوا جب ایک غیر از جماعت خاتون اپنے تین بچوں کو قرآن پاک پڑھوانے کیلئے ہماری مسجد میں حاضر ہوئیں۔ انہوں نے بتایا کہ ہم نے بھی آپ کے حضرت صاحب کے خطبہ کی کیسٹ سنی ہے۔ اور ہمیں فلاں صاحب نے مہیا کی تھی۔ ایک اور دوست سے جب کیسٹ کا ذکر کیا تو انہوں نے خود فرمایا کہ مجھے بھی دیا کریں۔

قسط اوّل

صد سالہ جشن تشکر کے اغراض و مقاصد اور اس کا پروگرام

تقریر مکرم مولوی محمد انعام صاحب غوری صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ - بر موقعہ جلسہ سالانہ قادیان ۱۹۸۸ء

وَاِذْ تَاَذَّنَ رَبُّکُمْ لَئِنْ شَکَرْتُمْ لَاَزِیْدَنَّکُمْ وَلَئِنْ کَفَرْتُمْ اِنَّ عَذَابِیْ لَشَدِیْدٌ ○

(ابراھیم : ۸)

ترجمہ - اور (اُس وقت کو یاد کرو) جب تمہارے رب نے انبیاء کے ذریعہ سے اعلان فرمایا تھا کہ اے لوگو! اگر تم شکر گزار بنے تو میں تمہیں اور بھی زیادہ دوں گا۔ اور اگر تم نے ناشکری کی۔ تو یاد رکھو میرا عذاب یقیناً سخت ہوا کرتا ہے۔

بانی جماعت احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام، اللہ تعالیٰ کے احسانات کو یاد کر کے اپنے اشعار میں اللہ تعالیٰ کے حضور عرض کرتے ہیں ؎

میں کیونکر گِن سکوں تیری عنایات
ترے فضلوں سے پُر ہیں میرے دن رات
مری خاطر دکھائیں تو نے آیات
ترحّم سے مری سُن لی ہر اک بات
بنائی تُو نے پیارے مری ہر بات
دکھائے تُو نے احساں اپنے دن رات
ہر اک میداں میں دیں تُو نے فتوحات
بداندیشوں کو تُو نے کر دیا مات
ہر اک بگڑی ہوئی تُو نے بنا دی
فَسُبْحَانَ الَّذِیْ اَخْزَی الْاَعَادِیْ
تری نعمت کی کچھ قلّت نہیں ہے
تہی اس سے کوئی ساعت نہیں ہے
شمارِ فضل اور رحمت نہیں ہے
مجھے اب شکر کی طاقت نہیں ہے
یہ کیا احساں ترے ہیں میرے ہادی
فَسُبْحَانَ الَّذِیْ اَخْزَی الْاَعَادِیْ

احسانات، خدائے منعم و منّان کی طرف سے ہوں یا اُس کے بندوں کی طرف سے ہوں۔ منعَم علیہ فرد یا جماعت پر شکرِ خداوندی اور شکرِ بندگانِ الٰہی واجب ہے۔ ناشکرے بندے نہ خدا کو پیارے ہو سکتے ہیں نہ اُس کی مخلوق کو عزیز ہو سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کی بعثت کے بعد بنی اسرائیل پر پے در پے کئے جانے والے انعامات کا مختلف رنگ میں ذکر کر کے اُن کی طرف سے مسلسل بے قدری اور ناشکری کے طریق کو کھول کر بیان فرمایا ہے اور پھر اس کے نتیجے میں اُن سے انعامات کے چھین لئے جانے اور خدا کی ناراضگی اور اس کے عتاب و غضب کا نشانہ بن جانے کا ذکر کر کے اُمّتِ محمدیہ کو خوب کھول کر سمجھا دیا کہ دیکھو اگر تم شکر بجا لاتے رہو گے اور دینی و دنیاوی نعماء کی قدر کرتے رہو گے تو میں اور زیادہ تم پر انعامات کی بارش کروں گا۔ لیکن اگر تم بنی اسرائیل کی طرح ناشکری اور بے قدری کا طریق اختیار کرو گے تو پھر میرے عتاب و غضب کا نشانہ بنو گے۔ نیز فرمایا وَقَلِیْلٌ مِّنْ عِبَادِیَ الشَّکُوْرُ کہ یہ نکتہ اس لئے کھول کر سمجھانے کی ضرورت ہے اور بار بار ذہنوں میں بٹھانے کی ضرورت ہے کہ بالعموم دُنیا میں بہت کم شکر گزار بندے پائے جاتے ہیں۔

اس کے ساتھ ہی خدا تعالیٰ نے شکر کے طریقے بھی بتا دیئے۔ جیسا کہ ایک جگہ فرمایا اِعْمَلُوْٓا اٰلَ دَاوٗدَ شُکْرًا (سبا: ۱۴) کہ اے آلِ داؤد! خدا نے جو نعمتیں عطا کی ہیں اُن کو صحیح طریق پر استعمال کرو کہ یہ بھی شکر کا ایک طریق ہے۔ ایک اور جگہ شکر اور ایمان کو اکٹھا بیان کر کے فرمایا کہ حقیقی شکر ادا ہو نہیں سکتا جب تک کہ ایمان کامل نہ ہو۔ اور جو ایمان لانے کے ساتھ شکر کا فرض ادا کریں گے اُنہیں ہر عذاب سے پناہ کی بشارت عطا فرمائی۔ چنانچہ فرمایا :-

مَا یَفْعَلُ اللّٰہُ بِعَذَابِکُمْ اِنْ شَکَرْتُمْ وَاٰمَنْتُمْ وَکَانَ اللّٰہُ شَاکِرًا عَلِیْمًا ○

(نساء : ۱۴۸)

کہ اگر تم شکر کرو اور ایمان لے آؤ تو اللہ تمہیں عذاب دیکر کیا کرے گا۔ اور اللہ تعالیٰ تو قدردان اور بہت جاننے والا ہے۔

تو گویا خدا کے بھیجے ہوئے فرستادے پر ایمان لا کر شکرِ خداوندی بجا لانا اور پھر اس انعام کی حفاظت کے لئے ہر قسم کی قربانیاں دیتے چلے جانا اور استقامت کا نمونہ دکھاتے ہوئے شکر کی صفت کو دوام بخشنا اور خدا اور اس کے رسول کے بتائے ہوئے راستوں پر خدا کی حمد کے ترانے گاتے ہوئے چلنا، انسان کو عبدِ شکور بنا دیتا ہے۔ جس کا رَبِّ شکور کے ساتھ تعلق قائم ہو جاتا ہے۔ ایسے ہی بندوں کے لئے یہ بشارت ہے کہ لَاَزِیْدَنَّکُمْ کہ پھر ہر نعمت کو میں تم پر بڑھاتا چلا جاؤں گا اور تم کو اور تمہاری نسلوں کو لامتناہی انعامات سے سرفراز کرتا چلا جاؤں گا۔

شکر کے اس مفہوم کو ذہن میں رکھتے ہوئے، آیئے! اب ہم جماعت احمدیہ کے صد سالہ جشنِ تشکر کی طرف بڑھتے ہیں۔ لیکن قبل اس کے کہ صد سالہ جشنِ تشکر کی تفاصیل اور اس کے پروگرام کو ذہنوں میں مستحضر کریں، اس کے پس منظر پر ایک طائرانہ نظر ڈالتے ہیں۔

تیرہویں صدی ہجری کے اواخر میں دُنیا نے ایک ایسے دَور کا نظارہ کیا جس میں تمام شیطانی طاقتیں اور دجّالی قوتیں عروج پر آ گئی تھیں، جس نے انسان کی تمام اخلاقی اقدار کا خاتمہ کر دیا اور رُوحانیت تو گویا عنقاء ہو چکی تھی۔ دوسری طرف دینِ اسلام جو انسان کی اخلاقی، دینی اور روحانی اقدار کا علمبردار تھا، اُس پر ان دجّالی طاقتوں کی طرف سے ایسی یلغار ہوئی کہ اُمّتِ محمدیہ کے اولیاء اور صلحاء بھی باوجود خواہش اور کوشش کے اس یلغار کو روک نہ سکے۔ جیسا کہ مولانا ابو الکلام آزاد نے اُس وقت کا نقشہ ان الفاظ میں کھینچا کہ :-

"اسلام مخالفین کی یورشوں میں گھر چکا تھا اور مسلمان ...... اپنے قصوروں کی پاداش میں پڑے سسک رہے تھے اور اسلام کے لئے کچھ نہ کرتے یا نہ کر سکتے تھے۔ ایک طرف حملوں کے امتداد کی یہ حالت تھی کہ مسیحی دُنیا اسلام کی شمع .... کو .... مٹا دینا چاہتی تھی .... اور دوسری طرف ضعفِ مدافعت کا یہ عالم تھا کہ توپوں کے مقابلہ پر تیر بھی نہ تھے۔"

(اخبار وکیل امرتسر ۱۹۰۸ء)

اسلام کی اس نازک حالت کو دیکھ کر عیسائی دنیا، اپنی فتح کے یقین میں یہ بلند بانگ دعاوی کر رہی تھی۔ کہ

٥ — ہندوستان میں دیکھنے کو بھی مسلمان نہیں ملے گا۔

٥ — برِّ اعظم افریقہ عیسائیت کی جیب میں ہے۔

٥ — اور وہ وقت آ گیا ہے کہ مکّہ معظمہ پر بھی عیسائیت کا جھنڈا لہرایا جائے گا۔

(اَلْعِیَاذُ بِاللّٰہ)

ایسے دجل اور فریب اور اُمّتِ محمدیہ پر کسمپرسی کے زمانے میں، اسلام کا ایک درد رکھنے والا، آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلم کے عشق میں سرشار رہنے والا، اُس زمانہ کی صورتِ حال کو دیکھ کر ماہیٔ بے آب کی طرح تڑپ رہا تھا اور کہہ رہا تھا کہ

"مخالفین کی طرف سے تو چھ کروڑ کتابیں اب تک اسلام کے رَدّ اور توہین میں تالیف ہو چکی ہیں اور سبّ و شتم کا کچھ انتہا نہ رہا اور یہ لوگ کہتے ہیں کہ کچھ مبالغہ نہیں ہو گا وہ جو کچھ ہوتا ہے۔"

(نور القرآن ۲ صفحہ ۱۵)

اور خدا تعالیٰ کے حضور وہ عاشقِ رسولؐ فریاد کر رہا تھا کہ ؎

دن چڑھا ہے دُشمنانِ دیں کا ہم پر رات ہے
اے مرے سورج نکل باہر کہ میں ہوں بے قرار
یا الٰہی فضل کر اسلام پر اور خود بچا
اِس شکستہ ناؤ کے بندوں کی اب سُن لے پکار

اللہ تعالیٰ نے اپنے اس پیارے بندے حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام کو چودہویں صدی کا مجدد اور مسیحِ موعود و مہدیٔ معہود بنا کر قادیان کی گمنام بستی سے مبعوث کیا اور فرمایا :-

اُٹھ کہ میں نے تجھے اس زمانہ میں اسلام کی حجّت پُوری کرنے کے لئے اور اسلامی سچائیوں کو دُنیا میں پھیلانے کے لئے اور ایمان کو زندہ اور قوی کرنے کے لئے چُنا۔ (تریاق القلوب صفحہ ۹)

اور ساتھ ہی یہ بشارت بھی عطا فرمائی کہ "میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔" (تذکرہ)

چنانچہ وہ مسیح محمدی خدا کے حکم سے اُٹھا اور اپنے آقا و مطاع حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ظلیت کی چادر اوڑھ کر آپ ہی کی جمال کی۔ وہ آخرین کہ "آخرین منھم" میں جلوہ افروز ہؤا اور آج سے قریباً سو سال قبل سر زمین پنجاب کے ایک مشہور شہر لدھیانہ میں ۲۳ مارچ ۱۸۸۹ء کو صالحین کی ایک جماعت قائم فرمائی۔ اُس روز چالیس جاں نثاروں نے اس عہد کے ساتھ کہ

دین اور دین کی عزت اور ہمدردی
اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال
اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک
عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھے گا۔

مسیح دوراں، امام الزمان، حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام کے ہاتھ پر بیعت کی۔ اور یوں اسلام کی نشأۃ ثانیہ کی داغ بیل پڑی۔

جب حضرت امام مہدی علیہ السلام نے اپنے ہاتھ میں عَلَمِ اسلام اُٹھایا، تو تمام مذاہب کی توجہ آپ کی طرف ہو گئی اور تمام اہل مذاہب ہر جائز و ناجائز طریق سے اس مہم میں شریک ہو گئے کہ کسی طرح یہ پرچم اسلام سرنگوں ہو جائے۔ لیکن چونکہ خدائے قادر و مقتدر نے مسیح محمدی کے ہاتھ میں علم اسلام تھمایا جس کو آپ کے بعد خلافت حقہ کے مضبوط ہاتھوں نے اُٹھا لیا تا کہ دنیا کے چپہ چپہ پر اس کو لہرایا جائے، اس لئے مخالفین اسلام کی ہر کوشش رائیگاں گئی اور

آج اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم
سے دنیا کے ۱۲۰ ممالک میں
جماعت احمدیہ کے ذریعہ
اسلام کا جھنڈا لہرایا جا چکا
ہے۔ الحمد للہ علیٰ ذالک

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے جماعتی زندگی کی پہلی صدی میں جماعت احمدیہ کو اسلام کی نشأۃ ثانیہ کے ضمن میں ایسی شاندار خدمات کی توفیق و سعادت عطا ہوئی کہ جس کی نظیر سوائے حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک کے اور کسی دور میں نہیں مل سکتی۔ چنانچہ خدمت قرآن کا پہلو لیجیئے یا تزکیہ نفوس کا پہلو لیجیئے۔ مالی قربانیوں کا جائزہ لیجیئے یا جانی قربانیوں پر نظر کیجیئے، ہر پہلو سے اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اِس قدر تابناک اور روشن ہے کہ دل خدا کی حمد سے لبریز ہو جاتا ہے ۔۔۔ صد سالہ جشن تشکر کے مفہوم کو سمجھانے کے لئے ضروری سمجھتا ہوں کہ افضال الٰہیہ کے آئینہ دار بعض پہلوؤں کی جھلک آپ کے سامنے پیش کروں۔

خدمت قرآن کریم :-

اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ کو خدمت قرآن کے لئے قائم فرمایا ہے۔ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بشارت کے مطابق بانی جماعت احمدیہ حضرت امام مہدی علیہ السلام نے اُس قرآن مجید کو جو معنوی طور پر دنیا سے اُٹھ کر گویا ثریا ستارے پر جا چکا تھا، پھر سے زمین پر قائم فرمایا۔ چنانچہ آپ کی تصنیف فرمودہ اَسّی ۸۰ سے زائد کتب تمام کی تمام دراصل قرآن کریم ہی کی بہترین تفاسیر ہیں۔ پھر حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد المصلح الموعود رضی اللہ عنہ نے قرآن کریم کی ایک بے نظیر تفسیر رقم فرمائی۔ جو تفسیر کبیر کے نام سے موسوم ہے اور علمی طبقے میں بہت مقبول ہے۔ اس کے علاوہ تفسیر صغیر کے نام سے قرآن کریم کا نہایت سادہ، عام فہم اور بامحاورہ ترجمہ بھی مختصر تفسیری نوٹس کے ساتھ آپ نے تیار فرمایا جس کے مختلف زبانوں میں تراجم شائع کئے جا رہے ہیں۔

اکناف عالم میں اشاعت قرآن کے لئے ضروری ہے کہ قرآن کریم کو ہر قوم تک اُس کی اپنی مادری زبان میں ترجمہ کر کے پہنچایا جائے۔ خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے جماعت احمدیہ کو یہ توفیق مل رہی ہے کہ مختلف زبانوں میں ترجمہ کر کے اِس نور کو اقوام عالم میں پھیلا رہی ہے ۔۔۔ اب تک بفضلہ تعالیٰ سولہ زبانوں میں مکمل قرآن کریم کے تراجم شائع ہو چکے ہیں۔ تیرہ زبانوں کے تراجم زیر اشاعت ہیں۔ آٹھ زبانوں میں تراجم مکمل ہو چکے ہیں جن کی طباعت ابھی شروع نہیں ہوئی جبکہ پندرہ زبانوں میں تراجم کی تکمیل آخری مراحل میں ہے۔ اس طرح انشاء اللہ مستقبل قریب میں ۵۲ زبانوں میں مکمل قرآن کریم کی اشاعت عمل میں آ جائے گی۔ اس کے علاوہ ۱۱۷ زبانوں میں قرآن کریم کی تین سو منتخب آیات کے تراجم شائع کئے جا رہے ہیں۔ بعض شائع ہو چکے ہیں اور بعض زیر اشاعت ہیں۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کے تراجم کی اشاعت کے لئے اشاعت قرآن فنڈ کی جو تحریک فرمائی ہے، اس میں بیرونی ممالک اور ہندوستان سے بھی بعض خوش نصیب خاندانوں کو ایک، ایک ترجمہ قرآن کی اشاعت کے مکمل اخراجات برداشت کرنے کی پیشکش کی توفیق ملی ہے اور صرف ہندوستان ہی سے اب تک اشاعت قرآن فنڈ میں بائیس ۲۲ لاکھ روپیہ سے زائد کے وعدے موصول ہو چکے ہیں۔ اللہ تعالیٰ جملہ احباب کو جلد ادائیگی کی توفیق عطا فرمائے۔

آج دنیا میں مسلمان حکومتیں کتنی موجود ہیں؟ جن کے پاس پیٹرول کی دولت اور ہر قسم کے مادی وسائل موجود ہیں۔ لیکن جماعت احمدیہ جو ایک غریب اور بے سرو سامان جماعت ہے، اُس کو جس رنگ میں خدمت قرآن کی توفیق و سعادت مل رہی ہے۔ وہ اس امر کی نشاندہی کر رہی ہے کہ واقعی اس زمانے میں خدمت قرآن کا کام خدا تعالیٰ نے صرف اور صرف جماعت احمدیہ کے نصیب میں لکھ دیا ہے۔ وَذٰلِکَ فَضْلُ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ وَاللّٰہُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْمِ ۝

جناب مولانا عبدالماجد صاحب دریابادی مدیر صدق جدید لکھنؤ نے لکھا تھا :-

"فرقہ احمدیہ کی خدمات قرآن و اسلام اگر ایک اسلامی فرقہ کی طرف سے ہیں جیسا کہ خود اس فرقہ کا دعویٰ ہے جب تو سبحان اللہ! لیکن اگر ایک کافر و مرتد گروہ کی جانب سے ہیں (جیسا کہ علماء کی اکثریت کا فتویٰ ہے) جب بھی قابل لحاظ بلکہ قابل رشک!"

(صدق جدید مارچ ۱۹۶۴ء)

حکیم مولوی عبدالرحیم صاحب اشرف مدیر رسالہ "المنیر" لائلپور نے (جو بعد میں المنبر کے نام سے شائع ہونے لگا) ۱۹۵۶ء میں جماعت احمدیہ کی خدمت قرآن کا اعتراف کرتے ہوئے لکھا کہ:-

"ایک عبرت انگیز واقعہ خود ہمارے سامنے وقوع پذیر ہوا۔ ۱۹۵۴ء میں جب جسٹس منیر انکوائری کورٹ میں علماء اور اسلامی مسائل سے دل بہلا رہے تھے اور تمام جماعتیں قادیانیوں کو غیر مسلم ثابت کرنے کی جدوجہد میں مصروف تھیں۔ قادیانی عین انہی دنوں میں ڈچ اور بعض دوسری غیر ملکی زبانوں میں ترجمہ قرآن کو مکمل کر چکے تھے۔ اور انہوں نے انڈونیشیا کے صدر حکومت کے علاوہ گورنر جنرل پاکستان مسٹر غلام محمد اور جسٹس منیر کی خدمت میں یہ تراجم پیش کئے ۔۔۔ گویا وہ بزبانِ حال وقال یہ کہہ رہے تھے کہ ہم ہیں وہ غیر مسلم اور خارج از ملت اسلامیہ جماعت جو اس وقت جبکہ ہمیں آپ لوگ کافر قرار دینے کے لئے پر تول رہے ہیں، ہم غیر مسلموں کے سامنے قرآن کریم اُن کی مادری زبان میں پیش کر رہے ہیں۔"

(المنیر ہفت روزہ ۲ مارچ ۱۹۵۶ء)

(باقی)

شکریہ احباب اور درخواست دعا

مورخہ ۱۹/۱ کو میرے پیارے بیٹے عزیزم مکرم ڈاکٹر ممتاز احمد صاحب ناصر کو شام ۷/۸ بجے کے درمیان اپنی دکان پر جاتے ہوئے چند نامعلوم اشخاص نے گولیاں مار کر شہید کر دیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون ۝ یہ صدمہ ہمارے پورے خاندان کے لئے نہایت اندوہناک صدمہ ہے۔ اس غم کے موقعہ پر قادیان کے احمدی و غیر مسلم بھائیوں نیز قادیان سے باہر متعدد بھائی بہنوں اور بعض جماعتوں نے بذریعہ خطوط تعزیت فرمائی ہے۔ ان سب بھائی بہنوں اور جماعتوں کو انفرادی طور پر شکریہ کے خطوط لکھنا ہمارے لئے مشکل ہو رہا ہے۔ لہٰذا بذریعہ اعلان ہذا ہم ان سب کا تہہ دل سے شکریہ ادا کرتے ہیں اور دُعا کی درخواست کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے ہمیں اپنی رضا پر راضی رہتے ہوئے یہ عظیم صدمہ برداشت کرنے کی توفیق عطا کرے اور ہم سب کو صبر جمیل عطا ہو اور مرحوم کی مغفرت فرماتے ہوئے جنت میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے آمین۔ خاکسار چوہدری غلام حسین درویش قادیان

علاقہ یادگیر میں دعوت الی اللہ کے شیریں ثمرات

۶۹۶ افراد کا قبولِ احمدیت

رپورٹ مرسلہ:- مکرم محمد عبد الصمد صاحب احمدی امیر جماعت احمدیہ یادگیر و رکن تبلیغی منصوبہ بندی کمیشن کرناٹک

گزشتہ چند ماہ میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دعوت الی اللہ سے متعلق ارشادات گرامی اور حضور انور کی دعاؤں کی برکت سے یہاں ہم داعین الی اللہ کی حقیر مساعی کے نتیجہ میں چھ نئی جماعتوں کا قیام عمل میں آیا۔ ان نومبایعین کے افراد کی کل تعداد ۶۷۸ ہے ان سے رابطہ قائم رکھنے اور ان کی تعلیم و تربیت کے لئے وقتاً فوقتاً تبلیغی تربیتی دورے کرنے کی توفیق ملتی رہی ہے ان علاقوں میں مخالفین کی شر انگیزی اور بہتان طرازی کا مقابلہ داعین الی اللہ کرتے چلے آ رہے ہیں ایک مقام اسیور ہے جہاں کل تک شدید مخالفت کا سامنا تھا وہاں کے مسلمان ہماری بات سننے تک کے لئے تیار نہ تھے ان کی سرپرستی وہاں کے دو معزز اور با اثر مقامی افراد مکرم عبد الحمید صاحب اور مکرم عبد النبی صاحب کرتے ہیں جن کی انگیخت پر ہی ہمارے ایک احمدی مکرم بادا صاحب پر قاتلانہ حملہ کیا گیا تھا اور مسجد میں احمدیوں کو نماز سے روک دیا گیا تھا اس کے بعد احمدی جب ایک مکان میں نمازیں ادا کرنے لگے تو سنگ باری کر کے ان کو نماز سے روکنے کی کوششیں جاری رہیں اور سوشل بائیکاٹ بھی کیا گیا لیکن ہم حضرت مسیح موعودؑ کی اس تعلیم پر عمل کرتے رہے کہ

گالیاں سن کر دعا دو پا کے دکھ آرام دو
کبر کی عادت جو دیکھو تم دکھاؤ انکسار

اس انداز تبلیغ سے مخالفین کے رویہ میں ہمارے قادر مطلق خدا نے تبدیلی پیدا فرما دی مخالفانہ ماحول اللہ تعالیٰ نے بدل کر رکھ دیا اور مخالفین احمدیت کی صداقت کا تجربہ کرنے پر مجبور ہو گئے۔

آنِ واحد میں قبولیتِ دعا کا عظیم الشان معجزہ ہم نے اپنی آنکھوں کے سامنے دیکھا کہ دونوں سردار ہمارے پاس آئے ہم نے نہایت پیار و محبت کے ساتھ ان کو چار گھنٹے تک سمجھایا اس کے بعد انہوں نے ان الفاظ میں اپنی دلی خواہش کا اظہار کیا "احمدیت کی صداقت پر اطمینان قلب میسّر آنے کے بعد ہم بیعت کر کے احمدیت میں شامل ہونے کی غرض سے آپ کے پاس پہنچے ہیں لیکن آپ لوگ ہمارا مدعا سمجھے بغیر مسلسل چار گھنٹے سے تبلیغ کر رہے ہیں۔ یہ سن کر ہمارے دل اللہ تعالیٰ کی حمد کرتے ہوئے مسرت و انبساط اور خوشی سے بھر گئے اور ان دونوں اور ان کے متعلقین میں سے کل ۱۵ افراد نے بیعت کر لی فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

یہ خبر جنگل کی آگ کی طرح بستی میں پھیل گئی اور اشرار دل برداشتہ اور بے بس ہو گئے اور ہمارے دل شکر اور حمد سے لبریز ہو کر اللہ تعالیٰ کے حضور سجدہ ریز ہو گئے۔

ان دو میں سے مکرم عبد النبی صاحب کی اہلیہ صاحبہ نے مخالفین میں اعلان کر دیا کہ تم ان کمزور احمدیوں پر ظلم و ستم ڈھاتے تھے اب ہم لوگوں نے بیعت کر لی ہے اگر تم میں کچھ دم ہے تو مقابلہ کے لئے نکلو اس طرح اللہ تعالیٰ نے ہمارے جملہ مبایعین کی استقامت اور ڈھارس کے سامان پیدا فرمائے الحمد للہ۔

درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان سب کو حقیقی اسلام کی برکات اور استقامت سے نوازے آمین۔

حلہ نور: کے مقام پر نماز فجر کے بعد مکرم مولوی سید کلیم الدین احمد صاحب نے قرآن کریم کا درس دیا اس کے بعد وفد کے اراکین نے نومبایعین سے تبلیغی تربیتی تبادلہ خیالات کیا اور نماز ظہر و عصر کے بعد سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے عنوان پر جلسہ منعقد ہوا۔ ہمارے مقررین کی بصیرت افروز تقاریر سے نومبایعین بہت متاثر ہوئے۔ غیر مسلم بھی ہمارے تبلیغی پروگراموں میں حصہ لے کر دلچسپی کا اظہار کرتے رہے۔

گوالگرہ: یہاں جب ہمارا تبلیغی وفد پہنچا تو مبایعین کے علاوہ کچھ غیر احمدی افراد بھی تشریف لائے جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا آغاز کیا گیا جس میں جماعت احمدیہ کے قیام کا حقیقی مقصد غلبۂ اسلام قرآن و حدیث کی روشنی میں پیش کر کے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا پُرکشش اسوۂ حسنہ پیش کیا گیا۔

نماز ظہر و عصر جمع کرنے کے بعد مقام (دنگہ) اور کاڈگرہ پہنچے یہاں کے مسلمان بھائی ہماری تبلیغی گفتگو سے بہت حد تک متاثر ہو چکے ہیں اللہ تعالیٰ یہاں پر بھی جماعت کے قیام کے سامان پیدا فرمائے۔

طاہر آباد: اس مقام کے افراد نہایت جہالت میں ڈوبے ہوئے تھے ۲۲ سال سے خانہ جنگی میں مبتلا تھے لیکن اللہ تعالیٰ نے ہماری حقیر مساعی میں برکت ڈالی اور یہ سب کے سب احمدیت میں داخل ہو کر پُرجوش داعین الی اللہ بن گئے۔ اس بستی کا نام "خانہ پور ڈونا" تھا جو یہاں کے لوگوں کو بھی پسند نہیں تھا۔ لہذا باہمی مشورہ سے اس کا نام "طاہر آباد" رکھا گیا۔ چنانچہ ہمارے ایک مخلص پینٹر بھائی مکرم عبد العزیز خان صاحب نے اس نام کا ایک حسین بورڈ جلی حروف میں لکھ کر تیار کیا۔ جب اس حسین بورڈ کو نصب کیا گیا تو بستی کے احباب کے اسلامی نعروں سے فضا گونج اٹھی اور بچے بچے کے منہ پر طاہر آباد کا نام تھا۔ اس موقعہ پر شیرینی بھی تقسیم کی گئی۔

ہماری جماعت کے ایک مخلص فرد مکرم عبد القادر صاحب گدرسے نے ہر موقع پر تصویر کشی کے فرائض بھی انجام دئے۔

نماز مغرب و عشاء کے بعد جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم منعقد ہوا جس میں ہمارے مقررین نے رسول کریمؐ کے پاک اسوہ کے حسین پہلوؤں کو اجاگر کیا اور نماز کی پابندی کے لئے احسن رنگ میں سمجھایا۔

ہمارا یہ وفد بعد تکمیل ۸ر دسمبر ۸۹ء کو بخیر و عافیت یادگیر پہنچا۔ الحمد للہ

اس دورہ کے کچھ اخراجات مکرم سیٹھ محمد ذکریا صاحب انور نے برداشت فرمائے اسی طرح وقفے وقفے طعام کے بندوبست مکرم رحمت اللہ صاحب گدرسے مکرم محمود احمد صاحب مجیب شیر۔ بشیر الدین صاحب پٹیل، محمود احمد صاحب جھنگوڑ نے بہت ہی احسن رنگ میں انجام دئے۔ اللہ تعالیٰ جزائے خیر دے۔ محترم انچارج صاحب وقف جدید سے معلمین وقف جدید کے لئے درخواست کی گئی تھی انہوں نے ازراہ شفقت مکرم مولوی ثناء اللہ صاحب کو معلم وقف جدید کے طور پر دیا ہے جنہیں تعلیم و تربیت کی غرض سے موضع گوالگرہ اور طاہر آباد متعین کیا گیا ہے۔

یادگیر: عزیزم محترم سیٹھ منصور احمد صاحب احمدی اور مکرمہ امۃ المتین بیگم صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ یادگیر ایک لمبے عرصے سے ایک خاندان کو تبلیغ کر رہے تھے اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ خاندان جو تین نفوس پر مشتمل ہے مطمئن ہو کر بیعت کر کے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہو گیا ہے فالحمد للہ علیٰ ذالک۔ اس دورہ میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے ۱۸ افراد بیعت کر کے سلسلہ میں داخل ہو گئے ہیں اور کل تعداد ۶۹۶ ہو گئی ہے ان سب کی استقامت کے لئے درخواست دعا ہے۔

ہمارا یہ تبلیغی وفد بروز ہفتہ بعد از اجتماعی دعا چھ روزہ (تبلیغی) دورہ کے لئے ۸۸/۳/۱۲ کو بذریعہ جیپ روانہ ہوا شرکاء وفد کے اسماء بغرض دعا درج ذیل ہیں۔

(۱) خاکسار محمد عبد الصمد احمدی امیر جماعت احمدیہ یادگیر امیر وفد

(۲) مکرم مولوی سید کلیم الدین احمد صاحب مبلغ سلسلہ یادگیر

(باقی صفحہ ۱۵ پر دیکھئے)

ایک سنسنی خیز انکشاف

قبر نے اُسے قبول کرنے سے انکار کر دیا

از مکرم مولوی حمید الدین صاحب شمس فاضل انچارج مبلغ آندھرا پردیش

دلیسے تو قرونِ اولیٰ میں بھی بعض جابر اور ظالم حکمران اور عوام تاریخ اسلام میں ملتے ہیں۔ جن کے ظلموں کی داستانیں آج بھی سُن کر انسان ورطۂ حیرت میں پڑ جاتا ہے۔ جیسا کہ حجاج بن یوسف جس نے حضرت عبد اللہ بن زبیر کا سر قلم کر کے تین دن نیزہ پر ٹانگ رکھا تھا۔ اور حجاج کی موت پر حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے بے اختیار فرمایا تھا کہ آج مسلمانوں کا فرعون مر گیا ہے۔ اور پھر کلمہ پڑھنے پر شہید کئے جانے اور پھر ایسے شخص کے انجام کو تو حدیث نبوی نے آج تک محفوظ کر رکھا ہے۔ ملاحظہ فرمائیں:

"بیہقی اور ابو نعیم نے قبیصہ بن ذویب سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں سے ایک شخص محلم بن جثامہ نے مشرکوں کے گروہ پر حملہ کیا مشرک شکست کھا گئے۔ ایک مشرک پر غشی طاری ہو گئی جب اُس نے قتل کے ارادہ سے تلوار کا وار کرنا چاہا تو اُس مشرک نے کہا لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ مگر اس کے باوجود محلم اس سے گتھم گتھا ہو گئے اور اُسے قتل کر کے ہی دم لیا۔ بعد ازاں محلم کے دل میں اس قتل پر خلش پیدا ہوئی تو انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ساری بات کہہ دی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تُو نے اس کا دل چیر کر معلوم کر لیا تھا کہ وہ قتل کے خوف سے کلمہ پڑھ رہا ہے۔ خیر چند دنوں کے بعد قاتل محلم انتقال کر گئے اور دفن کر دیا گیا۔ لیکن زمین نے اُسے باہر پھینک دیا۔ اس پر اُس کے اہل و عیال حضور کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اطلاع دی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اُسے دفن کر دو۔ چنانچہ پھر دفن کر دیا گیا۔ لیکن زمین نے اُسے پھر باہر پھینک دیا۔ اور ایسا تین بار وقوع پذیر ہوا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا زمین نے ایسے شخص کو قبول کرنے سے انکار کر دیا ہے۔ اس لئے کسی غار میں پھینک ڈالو۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگرچہ زمین اس شخص سے بھی بدتر انسان کو بھی ہمیشہ اندر جگہ دے دیتی ہے مگر اللہ تعالیٰ کا ارادہ یہ ہے کہ اس کو تمہارے لئے عبرت کا نشان بنا دے تاکہ آئندہ تم میں سے کوئی کسی ایسے شخص کو قتل کرنے کی جرأت نہ کر سکے۔ جو کلمہ شہادت پڑھتا رہتا یا کہتا ہے اِنّی مسلم یعنی میں مسلمان ہوں۔"

(خصائص الکبریٰ جلد ۲ صفحہ ۸۷ طبع اوّل دائرۃ المعارف انتظامیہ حیدر آباد ۱۳۱۹ ہجری)

یہ تھا وہ انتباہ جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے آئندہ کی نسلوں کو دیا کہ جو اپنے آپ کو مسلمان کہتا ہے تم کبھی اس کو غیر مسلم نہ کہنا۔

لیکن جنرل ضیاء الحق نے اس انتباہ کو نظر انداز کر کے افراد جماعت پر جو ظلم توڑے اس سے دُنیا کا بچہ بچہ واقف ہے اور ضیاء الحق کے انجام کا بھی ہر انسان گواہ ہے کہ اُس کے جسم کا کوئی ٹکڑا نہیں ملا۔ اگر ملا تو صرف دانت کا مصنوعی جبڑا ملا۔ اور اس بارے میں بھی شبہ ظاہر کیا جا رہا ہے کہ وہ اُس کا نہیں۔ دیکھئے روزنامہ ہند سماچار ۱۸ دسمبر ۱۹۸۸ء۔ اگر یہ وہ جبڑا امریکہ کے سفیر کا ہے تو اس پر کیا فرماتے ہیں علماء دین متین بیچ اس مسئلہ کے کہ جن مسلمانوں نے نماز جنازہ ادا کی۔ کیا مصنوعی دانتوں کی نماز جنازہ ادا ہو سکتی ہے۔ نیز اس پر چار لاکھ روپے کا مقبرہ بنانا جائز ہے۔ اور اگر وہ مصنوعی جبڑا بھی عیسائی سفیر کا ہے تو نماز جنازہ پڑھنے والوں کے لئے کیا کفارہ لازم آئے گا۔

انجام کا قبل از وقت انکشاف

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے ۸ جولائی ۱۹۸۶ء کو اپنے خطبہ جمعہ میں مخالفین احمدیت کے انجام کا ذکر فرما دیا تھا کہ یہ لوگ "ہواؤں میں بکھر جائیں گے جیسے ان کا وجود ہی کوئی نہیں تھا" اور ویسا ہی انجام جنرل صاحب کا ہوا۔ پہلے تو ان کا وجود باقی نہ رہا اور ایک خیالی قبر بنائی گئی۔ جس کے بارے میں سعودی عرب نے اس مقبرہ کو فیصل مسجد کے قریب سے اُکھاڑنے کا مطالبہ کیا ہے۔

مذکورہ بالا حدیث کے پیش نظر جس نے کلمہ گو افراد جماعت احمدیہ پر ظلم کے پہاڑ توڑے اُس کو زمین نے اس زمانے میں بھی قبول کرنے سے انکار کر دیا۔ اور مصنوعی جسم کی قبر کو بھی اُکھاڑنے کا اہل دانش کے لئے لمحۂ فکریہ اور پیغام عبرت ہے۔ کیا یہ اسلام کے نام پر مذاق نہیں ہے کہ کلمہ طیبہ پڑھنے والے احمدیوں کو قید کی سزا۔ اذان دینے پر پابندی۔ مسلمان کہنے پر پابندی۔ قرآن مجید کے تراجم شائع کرنے پر جماعت احمدیہ پر پابندی۔ اہل ہوش ذرا غور کریں۔ لیکن افراد جماعت تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عشق میں دیوانہ وار زبانِ حال سے کہہ رہے ہیں کہ

"ہو فقط ممدوح کے [illegible] کی جانب مقتل کو منصب سے تو صرف ذیل اُن کے"

پاکستان میں ڈیڑھ سو سے زیادہ افراد جماعت کو اذان دینے کے مقدمات میں گھسیٹا گیا۔ پاکستان میں ایک رسالہ بھی فرعون نمبر کے زیر عنوان شائع ہوا ہے۔ جس میں جنرل صاحب کے ظلموں کا اجمالی خاکہ کھینچا گیا ہے۔ اور اخبار جسارت پاکستان میں یہ خبر بھی شائع ہوئی کہ ۲۰ اگست کو پانچ افراد اس وقت زخمی کر دیئے گئے۔ جبکہ جنرل ضیاء الحق کے ایصال ثواب کے لئے قرآن خوانی میں مصروف تھے اور ڈیڑھ صد افراد کے ہجوم نے اُن پر پتھراؤ کر کے شدید زخمی کر دیا۔

(جسارت ۲۱ اگست ۱۹۸۸ء)

فاعتبروا یا اولی الابصار

آگے آگے دیکھئے ہوتا ہے کیا۔

"إنّي مُهِينٌ مَن أرادَ إهانتَك"

(الہام حضرت امام آخر الزمان)

ولادت

میری ہمشیرہ عزیزہ منصورہ بیگم صاحبہ زوجہ مکرم جلال الدین صاحب ابن مکرم حمید الدین صاحب شاہجہانپور یوپی کو اللہ تعالیٰ نے محض اپنے خاص فضل سے مورخہ ۲۰ جنوری بروز جمعۃ المبارک بیٹا عطا فرمایا ہے۔ بچے کا نام محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب امیر مقامی قادیان نے "نعیم الدین ظاہر" تجویز فرمایا ہے۔ عزیز مکرم حافظ الدین صاحب درویش مرحوم کا نواسہ ہے۔ زچہ کمزور ہے ان کی صحت کاملہ اور بچہ کے نیک صالح خادم دین بننے کے لئے درخواست دعا ہے۔ عزیزہ کا پہلا بچہ تیرہ دن کا ہو کر وفات پا گیا تھا۔ الحمد للہ کہ اللہ تعالیٰ نے نعم البدل عطا فرمایا ہے۔

خاکسار

[illegible] الدین قادیان

قرآن کریم پر پابندی لگانے کی ایک اہم سازش جسے کلکتہ ہائیکورٹ نے ناکام بنا دیا

DISMIS WRIT کو کرنے والے ججوں میں سے ایک جج صاحب محترم کی دیوگھر میں تشریف آوری

از مکرم سید عبدالباقی صاحب دیوگھر

الحمدللہ۔ ثم الحمدللہ کہ اللہ تعالیٰ جہاں اسلام اور احمدیت کی صداقت کے زندہ نشانات ظاہر فرما رہا ہے وہاں مسیح ثانی کے غلاموں کو اپنے پیارے آقا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ لائے ہوئے دین اسلام کی تعلیم اور کھوئی ہوئی عظمت کو دوبارہ دنیا میں قائم کرنے کی توفیق مل رہی ہے۔ جس کے نتیجہ میں ہزاروں غیر مسلم اسلام کی تا قیامت جاری رہنے والی شریعت کے گرویدہ ہوتے چلے جا رہے ہیں۔

بدقسمتی سے مذہبی دنیا کی تاریخ کا سب سے گھناؤنا واقعہ آج سے دو تین سال پہلے اسلام کے خلاف عالمی سازشوں کے نتیجہ میں ہندوستان کی سرزمین پر اس دن گزرا جب کہ "قرآن کریم" اور اس کی تعلیم پر پابندی لگانے کی غرض سے کلکتہ ہائیکورٹ میں ایک WRIT داخل کی گئی جسے بدقسمتی سے پہلی سماعت کے دوران فریقین کی سماعت کے لئے منظور کر لیا گیا تھا۔ بہرحال اللہ تعالیٰ نے معجزانہ طور پر ایسے حالات پیدا فرمائے کہ اسی کلکتہ ہائیکورٹ کے دوسرے ججوں نے اس WRIT کو سماعت کے دوران DISMISS کر دیا۔ الحمدللہ۔ ثم الحمدللہ۔ جن عزت مآب ججوں نے اس عالمی تاریخی اہمیت کی WRIT کو DISMISS کیا تھا اُن میں سے ایک جج HON'BLE MR. JUSTICE S.K. SEN بھی تھے جو $\frac{۲۱}{۸۸}$ بارہ کو بابا بیجناتھ کی پوجا اور اہم مقامات کی سیر کی غرض سے دیوگھر (بہار) اپنے بیوی بچوں کے ساتھ تشریف لائے۔ اُن کے یہاں آنے کی اطلاع خاکسار کو کلکتہ ہائیکورٹ اور پٹنہ ہائیکورٹ سے قریب ایک مہینہ پہلے ہی دیدی گئی تھی چنانچہ خاکسار جلسہ سالانہ قادیان سے $\frac{۲۱}{۸۸}$ ۲ کو ہی دیوگھر واپس لوٹ آیا۔ کیونکہ اُن کے قیام وغیرہ کا انتظام کرنا تھا۔ بہار سرکار نے بھی عزت مآب جج کو STATE GUEST قرار دیا ہوا تھا۔ بہرحال وہ یہاں دیوگھر بروقت تشریف لائے۔

$\frac{۲۲}{۸۸}$ کی صبح بابا بیجناتھ کی پوجا کے بعد وہ ہنومانا ڈیم، حویلی کھڑگپور جھیل اور گرم پانی کا جھرنا بھیم باندھ (مونگھیر) دیکھنے گئے۔ ان تمام مقامات پر خاکسار کو اُن کے ساتھ رہنے کا موقعہ ملا۔ جس کے دوران اسلام واحمدیت سے متعلق تفصیل سے تبلیغ کرنے کا موقع ملا۔ بھیم باندھ میں رات قیام کے بعد صبح جب ہم لوگ $\frac{۲۸}{۸۸}$ کو واپسی کے لئے روانہ ہوئے تو انہوں نے جمولی میں وداعی کے وقت خاکسار سے وعدہ لیا کہ $\frac{۱}{۸۹}$ ۱ کو اُن کے سملتلہ (مونگھیر) کے آبائی مکان SEN LODGE پر فیملی کے ساتھ میں ضرور آؤں۔ چونکہ خاکسار سے وہ بہت متاثر ہوئے تھے اس لئے انہوں نے یہ وعدہ لینے کے بعد ہی ہمیں دیوگھر لوٹنے کی اجازت دی اور تب وہ اپنے آبائی مکان (سملتلہ) کے لئے روانہ ہو گئے۔

اگرچہ حسب وعدہ خاکسار چند اہم مجبوریوں کی وجہ سے اپنی فیملی کے ساتھ $\frac{۱}{۸۹}$ ۱ کو سملتلہ نہیں جا سکا لیکن اسلام واحمدیت سے متعلق اہم انگریزی لٹریچرز کے ساتھ نئے سال ۱۹۸۹ء کے پہلے دن محض للہ اور اسلام اور احمدیت کی تبلیغ کی غرض سے سملتلہ (مونگھیر) کے لئے روانہ ہو گیا۔ قریب ۸ بجے صبح خاکسار عزت مآب جسٹس S.K. SEN کے آبائی مکان SEN LODGE پر پہنچا جہاں وہ خاکسار کا فیملی کے ساتھ آنے کا انتظار کر رہے تھے۔ جیسے ہی خاکسار پر اُن کی نظر پڑی قبل اس کے کہ خاکسار اُنہیں نئے سال کی مبارک باد پیش کرتا خود انہوں نے مبارک باد کہا جس پر خاکسار نے بھی اُنہیں اور تمام افراد خانہ کو مبارک باد پیش کیا۔ اس کے بعد اُنہوں نے فیملی کے ساتھ نہیں آنے کی شکایت کا اظہار کیا۔ لیکن خاکسار کی مجبوری پر مطمئن ہو گئے۔ بہرحال موقعہ کی مناسبت سے خاکسار نے سب سے پہلے نئے سال کی خوشی کا اظہار کرتے ہوئے عزت مآب جسٹس صاحب کی خدمت میں دُنیاوی تحفہ "مٹھائی" کا پیکٹ پیش کیا۔ اور پھر "روحانی تحفہ" اسلام اور احمدیت سے متعلق انگریزی لٹریچرز۔ اُس وقت اُن کے بہنوئی ڈاکٹر صاحب بھی وہاں موجود تھے جو کلکتہ کے مشہور ڈاکٹروں میں سے ہیں۔ جب خاکسار نے HON'BLE JUSTICE S.K. SEN کی خدمت میں "AN INTRODUCTION TO HOLY QURAN." سب سے پہلے پیش کیا تو انہوں نے احتراماً اُسے قبول کرتے ہوئے خاکسار کا دلی شکریہ ادا کیا اور بتایا کہ کلکتہ ہائیکورٹ میں قرآن کریم کی اشاعت پر پابندی لگانے سے متعلق جو WRIT داخل ہوا تھا اور جسے جسٹس مبالکھ صاحب نے سماعت کے لئے منظور کیا تھا اُس WRIT کو میں (جسٹس ایس۔ کے سین) (جو ابھی پٹنہ ہائیکورٹ کے چیف جسٹس ہیں) نے ہی سنا تھا۔ اور "SUMMARILY" DISMISS کر دیا تھا۔ انہوں نے یہ بھی بتایا کہ اُس WRIT میں اُنہوں نے INDEPENDENT فیصلہ دیا تھا اور MR. JUSTICE D.K. SEN سے الگ اور دونوں نے ایک دوسرے کے VIEW سے AGREE کیا تھا لیکن بدقسمتی سے اُس WRIT کے فیصلہ کو ہندوستان کے اہم LAW JOURNALS. میں "REPORT" نہیں کیا گیا۔

اُس کے بعد خاکسار نے اُن کی خدمت میں
① LIFE OF HOLY PROFET.
② LIFE OF MOHAMMED.
③ MY FAITH 'HOW TO GET RID OF BONDAGE' AHMADIYYAT OF SIN.
④ MORAL STRUCTURE OF ISLAM.
اور دیگر اہم انگریزی لٹریچرز کا تحفہ پیش کیا جسے اُنہوں نے بخوشی قبول کیا اور پڑھنے کا وعدہ فرمایا۔ اُن کے بہنوئی اور دیگر رشتہ داروں نے بھی اُن لٹریچرز کو دیکھا اور خاکسار کی باتیں سنتے رہے۔ اُس کے بعد اُن کی بہن اور بہنوئی صاحب نے اسلام واحمدیت سے متعلق کئی سوالات کئے جن کے خاکسار نے تشفی بخش جوابات دیئے۔ اس طرح اسلام اور احمدیت سے متعلق عزت مآب جسٹس ایس۔ کے سین صاحب اور اُن کے رشتہ داروں سے اس سال کے پہلے دن خاکسار کو تبلیغی باتیں کرنے کا کافی دیر موقعہ ملا۔ جس کا ان لوگوں نے بہت اچھا اثر لیا۔ وہاں قیام کے دوران عزت مآب جسٹس اور اُن کی اہلیہ اور بچوں نے خاکسار کی کافی خاطر و مدارات کی اور خاکسار سے کلکتہ آنے کا وعدہ لے کر واپسی کی اجازت دی اور اپنی کار سے سملتلہ اسٹیشن پہونچا دیا۔ اللہ تعالیٰ اُنہیں بہت بہت جزائے خیر دے۔ اور اُن کے نیک فطرت ہونے کا بہتر اجر دے۔ آمین۔

اسی طرح اس سال کے دوسرے دن دفتر کھلنے پر خاکسار کو تحریک جدید قادیان کے دفتر سے شائع کردہ کیلنڈر کا تحفہ تمام جوڈیشیل آفیسرز کو اپنے دفتر کی طرف سے دو دو قلم کے ساتھ پیش کرنے کا موقع ملا۔ جس کے دوران خاکسار نے انہیں اسلام واحمدیت سے متعلق کافی دیر تبلیغ کی۔

آخر پر درخواست دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں خدمت دین کرنے والی صحت…

اعلاناتِ نکاح

محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ قادیان نے جلسہ سالانہ سنہ ۱۹۸۸ء کے موقعہ پر مسجد اقصیٰ قادیان میں جن نکاحوں کا اعلان فرمایا ان کی رپورٹ درج ذیل ہے۔
(ایڈیٹر)

(۱) مکرمہ سیدہ شاہدہ خاتون صاحبہ بنت مکرم سید منصور احمد صاحب ساکن مدراس کا نکاح مکرم محمد شوکت اللہ صاحب ابن مکرم محمد صبغت اللہ صاحب احمدی ساکن بنگلور سے مبلغ دس ہزار (۱۰۰۰۰/-) روپے حق مہر پر قرار پایا ہے۔

(۲) مکرمہ صبیحہ بیگم صاحبہ بنت مکرم حاجی جمال الدین صاحب ساکن ساگر کرناٹک کا نکاح مکرم قریشی محمد رحمت اللہ صاحب ابن مکرم قریشی محمد شفیع صاحب عابد ساکن قادیان سے مبلغ ۵۰۰۰/- روپے حق مہر پر قرار پایا۔

وکیل از طرف ولی:- مکرم مخدوم شمیم صاحب ابن مکرم دلاور خان صاحب ساکن قادیان۔

(۳) مکرمہ نصرت جہاں کوثر صاحبہ بنت مکرم محمد نعمت اللہ صاحب غوری ساکن یادگیر کا نکاح مکرم محمد اسد اللہ صاحب غوری سلطان ابن مکرم سیٹھ محمد نعمت اللہ صاحب غوری ساکن یادگیر سے مبلغ ۹۱۰۱/- روپے (نو ہزار ایک صد ایک روپے) حق مہر پر قرار پایا ہے۔

وکیل از طرف ولی:- مکرم مولوی محمد انعام صاحب غوری ابن مکرم محمد اکرام صاحب غوری ساکن قادیان

وکیل از طرف لڑکا:- مکرم مولوی حکیم محمد دین صاحب ولد مکرم محمد عزیز الدین صاحب ساکن قادیان۔ تحصیل بٹالہ۔ ضلع گورداسپور۔

(۴) مکرمہ نصرت جہاں بیگم صاحبہ بنت مکرم ایم کے محی الدین صاحب ساکن پینگاڈی کا نکاح مکرم وسیم احمد صاحب صدیق ابن مکرم صدیق امیر علی صاحب ساکن موگرال سے مبلغ دس ہزار روپے (۱۰۰۰۰/-) حق مہر پر قرار پایا ہے۔

وکیل از طرف ولی:- مکرم ایم ظفر احمد صاحب ابن مکرم اے پی البولی صاحب ساکن کالیکٹ کیرالہ۔

(۵) مکرمہ زکیہ خاتون احمدی صاحبہ بنت مکرم ہارون رشید صاحب احمدی ساکن مدینہ میدان روڈ محلہ شنکر پور۔ تحصیل بھدرک۔ اڑیسہ کا نکاح مکرم سید انوار الدین احمد صاحب ایم ایس سی بی ایڈ ابن مکرم سید صمصام الدین صاحب مرحوم ساکن محلہ کوسمبی ڈاکخانہ سونگڑہ۔ اڑیسہ سے مبلغ ۱۰۱۰۱/- روپے حق مہر پر قرار پایا ہے موصوف نے ۲۰ روپیہ اعانت الفضل دی

وکیل از طرف ولی:- مکرم رفیق احمد صاحب احمدی ابن مکرم ہارون رشید صاحب احمدی ساکن مدینہ میدان روڈ۔ ضلع بالاسور۔ اڑیسہ

(۶) مکرمہ مبشرہ بیگم صاحبہ بنت مکرم فضل الرحمٰن خان صاحب ساکن کیرنگ کا نکاح مکرم وسیم احمد خان صاحب ابن مکرم عبد المطلب خان صاحب ساکن کیرنگ۔ اڑیسہ سے مبلغ چودہ ہزار پچیس روپے (۱۴۰۲۵/-) حق مہر پر قرار پایا ہے۔

وکیل از طرف ولی:- مکرم محمود احمد صاحب عارف ابن مکرم شبیر محمد صاحب مرحوم ساکن قادیان۔

وکیل از طرف لڑکا:- مکرم مولوی معراج علی صاحب ولد مکرم محمد جمال صاحب ساکن کیرنگ۔ اڑیسہ

(۷) مکرمہ امۃ الفہیم صاحبہ عرف فہیم النساء بنت مکرم غلام حیدر خان صاحب ساکن چھاؤنی نادعلی بیگ حیدر آباد کا نکاح مکرم محمد ظہیر الدین صاحب ابن مکرم محمد فخر الدین صاحب ساکن چنتہ کنٹہ خورد سے مبلغ ۵۱۲۵/- روپے حق مہر پر قرار پایا ہے۔

وکیل از طرف لڑکا:- مکرم محمد عبد العزیز صاحب ولد مکرم عبد الصمد صاحب ساکن چنتہ کنٹہ خورد۔ اے پی۔

(۸) مکرمہ سیدہ ارشد فاطمہ صاحبہ بنت مکرم میر احمد عارف صاحب ساکن چترلہ اے پی کا نکاح مکرم سید شجاعت حسین صاحب ابن مکرم سید جہانگیر احمد صاحب ساکن حیدر آباد سے مبلغ ۱۵۰۰/- روپے حق مہر پر قرار پایا ہے۔

وکیل از طرف ولی:- مکرم سید جہانگیر علی صاحب ابن مکرم سید غلام دستگیر صاحب ساکن فلک نما حیدر آباد۔

وکیل از طرف لڑکا:- مکرم سید جہانگیر احمد صاحب ولد مکرم سید حسین صاحب مرحوم ساکن حیدر آباد اے پی

(۹) مکرمہ سیدہ رفیعہ پروین صاحبہ بنت مکرم سید جہانگیر احمد صاحب ساکن حیدر آباد کا نکاح مکرم میر احمد آصف صاحب ابن مکرم میر احمد عارف صاحب ساکن چترلہ اے پی سے مبلغ ۱۵۰۰/- روپے حق مہر پر قرار پایا۔

وکیل از طرف لڑکا:- مکرم سید جہانگیر علی صاحب ولد مکرم سید غلام دستگیر صاحب ساکن فلک نما حیدر آباد۔

(۱۰) مکرمہ سیدہ صالحہ پروین صاحبہ بنت مکرم سید جہانگیر احمد صاحب ساکن حیدر آباد کا نکاح مکرم محمد اسد علی صاحب ابن مکرم محمد ہدایت علی صاحب مرحوم ساکن حیدر آباد سے مبلغ ۵۰۰/- روپے حق مہر پر قرار پایا ہے۔

وکیل از طرف لڑکا:- مکرم مولوی حمید الدین صاحب شمس ولد مکرم منشی محمد دین صاحب درویش ساکن قادیان۔

(۱۱) مکرمہ انیسہ خاتون صاحبہ بنت مکرم حنیف انصاری صاحب ساکن مہسری بہار کا نکاح مکرم منذر الاسلام صاحب ابن مکرم رحیم الدین صاحب ساکن سملیہ۔ بہار سے مبلغ ۳۰۰۰/- روپے حق مہر پر قرار پایا ہے۔

وکیل از طرف لڑکا:- مکرم مولوی نذر الاسلام صاحب مبلغ سلسلہ عالیہ ولد مکرم رحیم الدین صاحب ساکن سملیہ۔ بہار۔

(۱۲) مکرمہ بدر سلطانہ صاحبہ بنت مکرم عبد الرزاق صاحب ساکن اورنگ آباد مہاراشٹر کا نکاح مکرم سعید احمد صاحب ابن مکرم نذیر احمد صاحب ساکن فلک نما حیدر آباد سے مبلغ ۵۵۵۵/- روپے حق مہر پر قرار پایا ہے۔

وکیل از طرف ولی:- مکرم عبد الباسط صاحب ابن مکرم عبد الرزاق صاحب ساکن اورنگ آباد۔ مہاراشٹر۔

(۱۳) مکرمہ نعیمہ بشریٰ صاحبہ بنت مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب گھنیالیاں ساکن قادیان کا نکاح مکرم حمید اللہ صاحب ظفر ابن مکرم عطاء اللہ صاحب درویش ساکن جامعہ احمدیہ ربوہ ضلع جھنگ سے مبلغ ۱۰۰۰۰/- روپے حق مہر پر قرار پایا ہے۔

وکیل از طرف لڑکا:- حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی ولد حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب ساکن قادیان پنجاب۔

(۱۴) مکرمہ ریشمہ بیگم صاحبہ بنت مکرم اقبال احمد صاحب ساکن ابرہ گڈہ حیدر آباد اے پی کا نکاح مکرم رشید الدین صاحب ابن مکرم عمر الدین صاحب دہلوی ساکن قادیان سے مبلغ ۵۱۰۰/- روپے حق مہر پر قرار پایا ہے۔

وکیل از طرف ولی:- مکرم مہر الدین صاحب ابن مکرم محمد عمر صاحب ساکن سکندر آباد اے پی

(۱۵) مکرمہ نصیرہ سلطانہ صاحبہ بنت مکرم فضل الرحمٰن صاحب درویش مرحوم ساکن قادیان کا نکاح مکرم آفتاب احمد صاحب ابن مکرم حبیب اللہ خان صاحب ساکن کانپور سے مبلغ ۱۲۰۰۰/- روپے حق مہر پر قرار پایا ہے۔

ولی:- مکرم مولوی سلطان احمد صاحب ظفر ساکن قادیان۔

بقیہ صلا (۳) مکرم مولوی نذیر احمد صاحب بھودڑی امام الصلوۃ (۴) مکرم محمود احمد صاحب عجب شیر قائد مجلس خدام الاحمدیہ (۵) مکرم رحمت اللہ صاحب گڈسے (۶) مکرم عبد القادر صاحب گڈسے آرٹسٹ (۷) مکرم فیض احمد صاحب گڈسے (۸) مکرم نذیر احمد صاحب انڈدی (۹) مکرم بشیر الدین صاحب پٹیل (۱۰) مکرم سراج دین صاحب (۱۱) مکرم مولوی ثناء اللہ صاحب معلم وقف جدید (۱۲) مکرم محمود احمد صاحب چنگڑی (۱۳) مکرم نمیر احمد صاحب ڈرائیور۔

أَفْضَلُ الذِّكْرِ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ

(حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم)

منجانب۔ ماڈرن شو کمپنی ۳۱/۵/۶ لوئر چت پور روڈ کلکتہ ۷۳۰۰۰

MODERN SHOE CO

31/5/6 LOWER CHITPUR ROAD

PH. 275475

RESI. 273903

CALCUTTA 700073

اَلدِّيْنُ النَّصِيْحَةُ

ترجمہ: دین کا خلاصہ خیر خواہی ہے

MOHAMMED RAHMAT PHONE C/O 896008

AZ

SPECIALIS IN ALL KINDS OF TWO WHEELER MOTOR VEHICLES

45-B PANDUMALI COMPOUND

DR BHADKA MKAR MARG, BOMBAY 400008

اَلْخَيْرُ كُلُّهٗ فِي الْقُرْآنِ

ہر قسم کی خیر و برکت قرآن مجید میں ہے!

(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

THE JANTA PHONE: 279203.

CARD BOARD BOX M.F.G. CO

MANUFACTURERS OF ALL KINDS OF CARDBOARD CORRUGATED BOXES & DISTINCTIVE PRINTERS

15, PRINCEP STREET, CALCUTTA-700072.

ارشاد نبوی ﷺ

بَجِّلُوا الْمَشَائِخَ

(ترجمہ) بزرگوں کی تعظیم کرو

محتاج دعا: یکے از اراکین جماعت احمدیہ بمبئی۔ (مہاراشٹر)

قائم ہو پھر سے حکم محمد جہاں میں ضائع نہ ہو تمہاری یہ محنت خدا کرے

راچوری الیکٹریکلس (الیکٹرک کنٹریکٹر)

RAICHURI ELECTRICALS (ELECTRIC CONTRACTORE

TARUN BHARAT CO.OP HOUSE SOCT

PLOT NO 8 GROUND FLOORE OLD CHAKLA

OPP CIGARETTE HOUSE ANDHERI (EAST)

PH { office - 6348179
Resi - 6289389

BOMBAY- 400099.

اَرْحَامُكُمْ اَرْحَامُكُمْ

تمہارے قریبی رشتہ دار آخر تمہارے رشتہ دار ہیں

(حدیث نبوی)

SAW MILLS & FOREST CONTRACTOR

DEALERS IN - TIMBER TEAK POLES SIZES

FIRE WOODS, MANUFACTURERS OF WOODEN-

FURNITURE - ELECTRICAL ACCESSORIES etc.

PO- VANIYAMBALAM (KERALA)

خالص اور معیاری زیورات کا مرکز

الرحیم جیولرز

پروپرائٹر:- سید شوکت علی اینڈ سنز

- پتہ -

خورشید کلاتھ مارکیٹ حیدری ناظم آباد کراچی ۶۲۹۴۴۲

خدا کے پاک لوگوں کو خدا سے نصرت آتی ہے
جب آتی ہے تو پھر عالم کو اک عالم دکھاتی ہے

آٹو ونگز

AUTOWINGS

15, SANTHOME HIGHROAD

MADRAS-600004

PHONE { 76360
74350

يَنْصُرُكَ رِجَالٌ نُوحِىْ إِلَيْهِمْ مِنَ السَّمَآءِ

تیری مدد وہ لوگ کریں گے جنہیں ہم آسمان سے وحی کریں گے!

(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

پیشکش: کرشن احمد گوتم احمد اینڈ برادرس سٹاکسٹ جیون ڈریسیز مدینہ میدان روڈ سہارنپور ۷۵۶۱۰۰ (اڑیسہ)

پروپرائٹر: شیخ محمد یونس احمدی فون نمبر: 294

AUTHORISED JEEP JOBBERS PARTS

AUTHORISED DISTRIBUTORS

AMBASSADOR - TREKKER
BEDFORD - CONTESSA

AUTHORISED DEALERS

PERKINS P3 P4 P6 P6/354

آٹو ٹریڈرز

ہر قسم کی گاڑیوں۔ پٹرول و ڈیزل کار، ٹرک، بس، جیپ اور ماروتی کے اصلی پرزہ جات کیلئے ہماری خدمات حاصل کریں!

AUTOTRADERS
16, MANGOE LANE
CALCATTA 700001

۱۶۔ مینگو لین کلکتہ ۷۰۰۰۰۱

تار کا پتہ: "Autocentre" ٹیلیفون نمبر: 28-5222 : 28-1652

"فتح اور کامیابی ہمارا مقدر ہے"۔ ارشاد حضرت ناصر الدین

احمد الیکٹرانکس

کورٹ روڈ اسلام آباد کشمیر

گلوبک الیکٹرانکس

انڈسٹریز روڈ اسلام آباد کشمیر

الیکٹرانک ریڈیو، ٹی وی، اوشا پنکھوں اور سلائی مشین کی سیل اور سروس

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

- بڑے ہو کر چھوٹوں پر رحم کرو، نہ ان کی تحقیر۔
- عالم ہو کر نادانوں کو نصیحت کرو، نہ خودنمائی سے ان کی تذلیل۔
- امیر ہو کر غریبوں کی خدمت کرو، نہ خود پسندی سے اُن پر تکبر۔ (کشتی نوح)

M. MOOSA RAZA SAHEB & SONS 6 ALBERT VICTOR ROAD FORT
GRAM: MOOSA RAZA
PH: 605558
BANGLORE 560002.

"پندرھویں صدی ہجری غلبہ اسلام کی صدی ہے"۔

(حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

پیشکش:

SAIRA Traders

WHOLE SALE DEALERS IN HAWAI & P.V.C CHAPPALS

SHOE MARKET
NAYA PUL HYDERABAD 500002
PH-NO – 522860

"قرآن شریف پر عمل ہی ترقی اور ہدایت کا موجب ہے"۔

ملفوظات جلد ہشتم صفحہ ۳۱ ٹیلیگرام "ALLIED"

الائیڈ پروڈکٹس

سپلائرز: کرشنڈ بون، بون میل، ہون سینوس اور ہارنس ہوفس وغیرہ

پتہ:

نمبر ۲۴/۴/۳ عقب کاچی گوڑہ ریلوے سٹیشن حیدرآباد ۲۷ (اے پی)

"جو شخص پنجگانہ نماز کا التزام نہیں کرتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے"

(کشتی نوح)

AIR ®

CALCUTTA-15

پیش کرتے ہیں:

آرام دہ مضبوط اور دیدہ زیب ربر شیٹ، ہوائی چپل نیز ربر پلاسٹک اور کینوس کے جوتے!